ہفت روزہ
انٹرنیشنل
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوة

جلد نمبر ۹
شمارہ نمبر ۴

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

دوسرے ملکوں کی طرح
بنگلہ دیش
میں بھی
صدائے ختم نبوت کی گونج

ڈھاکہ میں دو روزہ بین الاقوامی
ختم نبوة سیمینار

پاکستان سے عالمی مجلس کے راہنماؤں کی شرکت
چاٹگام میں جلسہ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک ہمہ گیر عالمی تحریک

اندلس میں
مسلمانوں کا
عروج و زوال

حرکۃ الجہاد اسلامی
کے ایک کمانڈر اور جہاد افغانستان
کے ہیرو
نصر اللہ لنگڑیال
سے ایک
انٹرویو

شانِ گرامی فاتحِ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم

عشق میں ان کے پڑھتے ہیں ہم صلی اللہ علیہ وسلم — دنیا دنیا، عالم عالم صلی اللہ علیہ وسلم

شافعِ محشر ساقیِ کوثر خلق کے ہادی سب سے برتر — چھٹ گئی ظلمت نورِ مفخم صلی اللہ علیہ وسلم

منزلِ قرآں منبعِ ایماں مظہرِ عرفاں مصدرِ احساں
آپ کا پرچم ارحم ترحم، صلی اللہ علیہ وسلم

مرجعِ انساں چشمۂ حیواں شمعِ فروزاں نورِ ابدماں — جھک گیا باطل ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

صبح سے روشن چہرۂ انور نبیِ اعلیٰ نور کا افسر — رحمتِ رافت خلقِ مجسم، صلی اللہ علیہ وسلم

کاکلِ مشکیں زلفِ معنبر عرقِ مبارک مشک سے بہتر
موئے مبارک ریشم ریشم، صلی اللہ علیہ وسلم

زاہد و ازہد عارف و اکبر حامد و احمد سید و سرور — بارشِ رحمت پیہم پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

حامی و ماحی ظاہر و اطہر عاقب و حاشر ہادی و رہبر — شانِ گرامی فاتحِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

آیا مجیبؔ عاصی و عامی سر کو جھکائے بہرِ سلامی
نگہِ کرم ہو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مجیب بستوی

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

۲۶ ذیقعدہ تا ۳ ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۰ تا ۲۶ جون ۱۹۹۰ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۴

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ شان گرامی تاج عالم ۲

۲۔ اداریہ ۴

۳۔ اخلاق نبوی ۹

۴۔ اندلس میں اہل اسلام کا عروج و زوال ۹

۵۔ صنف نازک کے لئے دعوت فکر ۱۱

۶۔ ڈاکٹر نصراللہ سے انٹرویو ۱۳

۷۔ حالات و واقعات ۱۴

۸۔ مسئلہ ختم نبوت ۱۷

۹۔ حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں ۱۹

۱۰۔ مشاہدات و تاثرات ۲۱

۱۱۔ ڈھاکہ میں ختم نبوت سیمینار ۲۲

۱۲۔ تحفظ ختم نبوت لندن کا ذکواۃ پروگرام ۲۴

۱۳۔ بنگلہ دیش میں صدائے ختم نبوت کی گونج ۲۴

۱۴۔ راولپنڈی میں احتجاجی جلسہ ۲۶

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳ بندر روڈ کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

سرکولیشن منیجر

حشمت انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر ۷۷۸۰۳۳۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 71-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۲۵ ڈالر

بینک ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۰۹۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

قادیانی نام نہاد خلافت کے قلعہ میں دراڑیں اور شگاف

آج سے چند سال پہلے (۱۹۸۱ء) میں ایک کتابچہ جس کا نام "حصار" ہے صرف اور صرف قادیانیوں کے لئے شائع ہوا تھا ہم نے یہ کتاب کسی نہ کسی طرح کہیں سے حاصل کر کے اس پر تبصرہ بھی کیا تھا۔ اس کتابچہ کو قادیانیوں کے موجودہ سربراہ کی طرف سے خوشنودی کا تمغہ بھی ملا ہے حرفِ سال میں کتاب کا مرتب لکھتا ہے:

"پیارے آقا (یعنی مرزا طاہر) نے اس عاجز پر انتہائی شفقت فرماتے ہوئے خوشنودی کا اظہار فرمایا" حصار صلا

اس کتابچہ میں قادیانی نام نہاد خلافت کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ انتہائی دلچسپ ہیں اور پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

"پس خلافت وہ قلعہ ہے جس کی فصیلیں خوف و ہراس کی دسترس سے بلند تر ہیں وہ خوف خواہ منافقت کا ہو یا عداوت کا جنگ کا ہو یا سیاست کا کسی گروہ کی طرف سے ہو یا دشاہت کی طرف سے ہر حال میں خلافت امن کا نشان ہے"۔ صلا

"منصب خلافت (قادیانی نام نہاد خلافت) اجماع جملہ برکات الہیہ جو خلافت سے وابستہ ہو جاتا ہے ملائکۃ اللہ کی حفاظت میں آ جاتا ہے تو فرشتے اس کے لئے جاگتے ہیں وہ دشمن سے بے خبر ہوتا ہے تو فرشتے اس کی طرف سے دفاع کر رہے ہوتے ہیں"۔ (صلا)

مرتب کتاب نے مرزا محمود قادیانی کا یہ حوالہ بھی دیا ہے:۔

"اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے"
(الفضل ۳ / منصب خلافت صـ ۳۲)

یہ کتابچہ کیوں تحریر کیا گیا اس کا پس منظر بھی ذہن میں رکھیے

۱۔ ربوہ میں اندرونی خلفشار پیدا ہو گیا اور نااہل یعنی خاندان مرزا پر تنقید یں عام ہونے لگیں۔

۲۔ دانشمندوں کا ایک طبقہ پیدا ہو گیا جو ہوٹلوں اور ریسٹورنٹوں میں بیٹھ کر نظام جماعت اور نام نہاد خلافت کے بخیے ادھیڑتا رہا لیکن کسی کو جرأت نہ ہوتی کہ ان کی زبان کو بند کر سکے۔

۳۔ قادیانی نوجوان بہائیت کی آغوش میں چلے گئے جس کی وجہ سے قادیانی مربیوں اور انتظامیہ نے بہائیت کے خلاف مرزائیوں اور دوسرے مقامات پر لیکچروں کا انتظام کیا لیکن ان کے لیکچر بہائی ہونے والے قادیانی نوجوانوں کو قادیانیت میں واپس نہ لا سکے۔

۴۔ قادیانی مربیوں اور قادیانی جماعت کی انتظامیہ کے بارے میں یہ باتیں عام ہو گئیں کہ وہ جماعتی روپیہ سے عیاشیاں کر رہے ہیں اور جماعتی گاڑیاں اپنی ذات اور خاندان کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

۵۔ قادیانیوں کے تیسرے سربراہ مرزا ناصر کی بیٹی کے معاشقہ بازی کا مسئلہ کھڑا ہوا اگر چہ اسے جلد دبا دیا گیا۔ (ان باتوں کا اقرار مرزا طاہر نے بھی کیا ہے جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے)

الغرض یہ قادیانیوں کے مرکز جس کے بارے میں مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن پاک کی یہ آیت ربوۃ ذات قرار .... اسی ربوہ کے متعلق ہے آج وہاں قرار نہیں انتشار ہے نام نہاد قادیانی خلیفہ مرزا طاہر جو کتابچہ کے بقول ایک حصار ناقابل تسخیر قلعہ اور جس کی فصیلیں خوف کی دسترس سے بلند تر ہیں جس سے وابستہ ہونے والوں کی فرشتے حفاظت کرتے ہیں اور جس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اگر قبول نہ ہوں تو اس کی ہتک ہے آج اس حصار اور قلعہ میں شگاف اور دراڑیں پڑ چکی ہیں اور اس حصار اور قلعہ میں محصور افراد خود اس حصار اور قلعہ کو توڑ کر باہر آ رہے ہیں۔

یہ صورت حال اس وجہ سے ہوئی ہے کہ آج اس ربوہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز موجود ہیں علماء اور مبلغین وہاں جا کر نام نہاد خلافت کے حصار اور قلعہ میں محصور افراد کو مرزا طاہر سے لے کر اس کے دادا مرزا قادیانی تک پورے خاندان کی گھناؤنی کرتوتوں سے آگاہ کرتے رہتے ہیں، علماء کرام اور مبلغین ختم نبوت کی یلغار اور للکار کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ جس شخص کو قادیانی اپنا محافظ تصور کرتے

تھے وہ انہیں کیوں کر نوازا اور بے یار و مددگار چھوڑ کر اپنے اصلی مربی و محسن برطانیہ میں پناہ گزین ہو چکا ہے ۔ ۔ سے
جو پہنچے وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

لیکن اسے وہاں بھی چین نصیب نہیں اس لیے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انٹرنیشنل کی سرگرمیاں پہلے صرف پاکستان تک محدود تھیں اب پوری دنیا میں پھیل چکی ہیں ۔ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل بھی دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچ رہا ہے پہلے یہ اس کا لٹریچر صرف اردو میں تھا اب عربی اور انگلش میں بھی تیار ہو چکا ہے جس ملک سے بھی مانگ آتی ہے ہزاروں روپے ڈاک خرچ کر کے کافی تعداد میں لٹریچر پہنچا دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ عالمی مجلس کے رہنماؤں کو جس ملک سے بھی دورہ کرنے کی دعوت ملتی ہے یا دورہ کرنے کی دعوت نہیں ملتی مگر وہاں تبلیغ کی ضرورت ہو تو عالمی مجلس کے رہنما وہاں پہنچ جاتے ہیں اور قادیانیوں کی اصل حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں۔

جب قادیانیوں کے سالانہ جلسہ میں جو لندن کے نزدیک ان کے نئے مرکز "اسلام آباد" درحقیقت زندیق آباد میں یہ انکشاف ہوا کہ افریقی ملک مالی میں کم و بیش ۔ سو ہزار مسلمان قادیانی ہو چکے ہیں یہ اظہار شیخ عمر کلانتے صاحب نے کیا وہ وہاں کے ذی اثر رہنما تھے اور کئی گاؤں ان کے زیر اثر تھے وہ قادیانی ہو گئے تو ان کے زیر اثر گاؤں بھی قادیانی ہو گئے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ قطب وقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کے مشورے سے عالمی مجلس کے دو مرکزی رہنما الحاج مولانا عبدالرحمٰن باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی نے وہاں کا دورہ کیا اور کسی ذریعے سے شیخ عمر کلانتے سے رابطہ پیدا کر کے ان سے ملاقات کی اور انہیں لٹریچر پہنچانے کے ساتھ ساتھ قادیانیت کی اصل حقیقت سے آگاہ کیا موصوف نے اصل حقیقت کو پالیا اور قادیانیت سے تائب ہو گئے اس کے بعد ان ہزاروں افراد نے بھی قادیانی لعنت کا جوا اپنی گردن سے نکال پھینکا جو شیخ عمر کلانتے کی وجہ سے قادیانی ہو گئے تھے مالی میں صرف چار قادیانی بتائے جاتے تھے جو اس واقعہ کے بعد چھپ گئے یا فرار ہو گئے۔ الحمدللہ یہ عالمی مجلس کی اور ان احباب کی جو عالمی مجلس کے معاون ہیں بہت بڑی کامیابی ہے قادیانیوں نے مالی میں نام نہاد خلافت کا جو حصار تعمیر کیا تھا وہ مسمار ہو گیا یا دوسرے لفظوں میں ارتداد کا جو جال بچھایا تھا وہ کٹ گیا۔ حال ہی میں گھانا میں قادیانیوں کے خلاف زبردست مظاہرہ ہوا اور سیرالیون میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

گزشتہ سال عالمی تحفظ ختم نبوت کانفرنس برطانیہ سے پہلے اور بعد میں عالمی مجلس کے دو مرکزی رہنماؤں مولانا عبدالرحمٰن باوا و مولانا منظور احمد الحسینی اور دیگر علماء کرام نے کچھ دوسرے ملکوں کے علاوہ امریکہ کا دورہ کیا اور وہاں ختم نبوت کانفرنسوں کے علاوہ معزز حضرات تعلیم یافتہ طبقے اور علماء حضرات سے ملاقاتیں کیں اور اس دورے کے اثرات اچھے مرتب ہوئے عالمی مجلس کی شاخیں قائم ہوئیں لٹریچر تقسیم کیا گیا وہاں کے حضرات نے دوبارہ دورہ کرنے اور جلسے کرنے کی دعوتیں دیں۔

اردن میں حال ہی میں ۲۰ قادیانی خاندانوں نے اسلام قبول کیا اور نام نہاد خلافت قادیانیہ کے حصار یا قلعہ میں دراڑیں اور شگاف ڈال کر باہر نکل آئے۔ یہ اثرات بھی عالمی مجلس کی جانب سے شائع ہونے والے لٹریچر کے ہیں۔

بنگلہ دیش کے طلبہ کافی تعداد میں جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جہاں سالانہ ایک ہفتہ ناظم ختم نبوت مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب رد قادیانیت کا کورس کراتے ہیں عالمی مجلس کا لٹریچر بھی طلبہ میں تقسیم کیا جاتا ہے ان طلبہ نے کافی تعداد میں لٹریچر بنگلہ دیش برہمن باڑیہ کے علاقے میں بھجوایا اور ہفت روزہ ختم نبوت کا اجراء بھی کرایا۔ وہ طلبہ جب یہاں سے فارغ ہو کر کے بعد واپس گئے تو انہوں نے مقامی طور پر شبان ختم نبوت تشکیل دی اور باقاعدہ تحریک کا آغاز کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں .. خاندان نام نہاد خلافت کے حصار سے نکل گئے جس کے نتیجہ میں ان کی چند عبادت گاہیں بمعہ لائبریریوں کے مسلمانوں کی تحویل میں آگئیں آج بنگلہ دیش میں ایسے حالات پیدا ہو چکے ہیں جیسے ۱۹۷۴ء میں پاکستان میں پیدا ہوئے تھے۔ وہاں تحفظ ختم نبوت اندولن پریشد کا قیام عمل میں آ چکا ہے ہر ہر ضلع میں شاخیں بن چکی ہیں اور بن رہی ہیں۔ گزشتہ دنوں تحفظ ختم نبوت اندولن کے زیر اہتمام ڈھاکہ میں بین الاقوامی ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا جس میں امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے ایڈیٹر مولانا عبدالرحمٰن باوا کے علاوہ پاکستان کے دوسرے علماء بھارت سے جانشین شیخ الاسلام مولانا اسعد مدنی مدظلہ اور بنگلہ دیش کے اکابر علماء کرام شریک ہوئے۔ چاٹگام اور دوسرے مقامات پر بھی تقریریں ہوئیں جن سے بنگلہ دیش ختم نبوت کے نعروں سے گونج اٹھا اور اب وہاں بھی قادیانی قلعہ مسمار ہونا شروع ہو گیا ہے اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب نہ صرف بنگلہ دیش بلکہ پوری دنیا سے قادیانیوں کی نام نہاد خلافت کا حصار ٹوٹ کر رہے گا اور ان کا قلعہ جسے وہ ناقابل تسخیر قرار دیتے ہیں زمین بوس ہو کر رہے گا۔

نوٹ: یہ تصویر کا ایک رخ ہے جو نام نہاد قادیانی خلافت کے بارے میں پیش کیا گیا دوسرا رخ قادیانی کا ہے وہ ہم آئندہ کسی اشاعت میں پیش کریں گے۔

کیا منسٹری آف کامرس کا ڈپٹی سیکرٹری قادیانی ہے!

اسلام آباد سے ملنے والی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ حال ہی میں منسٹری آف کامرس میں تعینات کیا جانے والا غالب نامی شخص قادیانی ہے اور یہ پہلے کراچی میں آرمی اکاؤنٹنٹ ڈیپارٹمنٹ میں تھا اگر یہ شخص واقعی قادیانی ہے جیسے کہ بتایا جاتا ہے تو پھر یہ بات مسلمانان پاکستان کے لئے ایک المیہ سے کم نہیں موجودہ حکومت نے آتے ہی قادیانیت نوازی کا جو سلسلہ شروع کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اقدام بھی اسی کا حصہ ہے اگر غالب صاحب قادیانی نہیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ اس الزام کی تردید کریں۔

آخری قسط

اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

از افادات مولانا شبلی نعمانی

بے طمعی! ایک دفعہ بحرین سے خراج کا مال آیا اور صحن مسجد میں زر و سیم کا ڈھیر لگ گیا حضورؐ نماز صبح کیلئے تشریف لائے بعض بیان فرماتے ہیں کہ آپؐ نے اس ڈھیر کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ نماز سے فارغ ہو کر اس انبار کے پاس آئے اور تقسیم فرمانے لگے۔ تھوڑی دیر بعد میں دامن جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

تقویٰ ایک دفعہ فدک سے غلہ کے چار اونٹ آئے چونکہ لینے والا کوئی باقی نہ رہا تھا۔ اس واسطے وہ غلہ شام تک تقسیم نہ ہو سکا۔ جب حضورؐ کو اطلاع دی تو فرمایا جب تک یہ دنیا کا مال باقی ہے میں گھر جا نہیں سکتا چنانچہ رات مسجد میں بسر فرمائی، دن کے وقت بلالؓ نے اطلاع دی، حضرت وہ مسئلہ طے ہو گیا ہے۔ آپ نے خدا کا شکر ادا کیا اور گھر تشریف لے گئے۔

ایک دفعہ نماز عصر کے فوراً ہی بعد گھر میں تشریف لے گئے صحابہ کرام کو تعجب ہوا، واپس آ کر فرمایا، گھر میں یہ سونے کا ٹکڑا پڑا رہ گیا تھا۔ رات سے پہلے اس کا فیصلہ کرنا ضروری تھا۔

آپؐ مرض الموت میں بستر پہ لیٹے ہو گئے تھے کہ خیال آ گیا کہ گھر میں کچھ اشرفیاں پڑی ہیں۔ فرمایا "انہیں خیرات کر دو یہ زیب نہیں کہ محمدؐ اپنے خالق کی بارگاہ سے جائے اور اس کے گھر میں اشرفیاں پڑی ہوں"۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ، فرمایا میرے پاس کچھ نہیں ہے تم میرے نام پر قرض لے لو اور میں ادا کر دوں گا۔ حضرت عمرؓ پاس تھے عرض کیا یا رسول اللہ خدا تعالیٰ آپ پر مقدور سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ حضورؐ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ ایک انصاری نے پاس سے جواب دیا۔ یا رسول اللہ! آپ بے شک دیجئے۔ ہمیں اس کا کچھ خوف نہیں۔ خدا مالک ہے اس پر آپؐ مسکرائے چہرہ مبارک چمکنے لگا اور فرمایا، ہاں! مجھے یہی حکم ملا ہے۔

حسنِ معاملہ!

ایک یہودی ساہوکار نے مقررہ عہد سے تین روز پہلے قرض کا تقاضا کیا آپؐ کی چادر چھین لی، کپڑے کھینچے اور زبان درازی کی، اس پر حضرت عمرؓ بہت متغیر ہو گئے۔ فرمایا عمرؓ! یہ طرزِ عمل پسندیدہ نہیں۔ تمہیں زیبا تھا کہ مجھے ادائیگی اور اس کو حسنِ تقاضا کی تلقین کرتے۔ پھر آپؐ نے حکم فرمایا کہ قرضہ ادا کیا جائے اور عمر فاروقؓ نے خطاب و عتاب کے عوض اصل قرضہ سے ڈیڑھ من زیادہ غلہ دیا جائے۔

وما ارسلناک الا رحمة للعالمین

خودداری جب سردارانِ قریش نے آپؐ کے قتل کی قرارداد منظور کی اور تمام قبائل کی متحدہ تلواروں نے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا تو آپ صدیق اکبرؓ کے پاس تشریف لے گئے، اور ہجرت کا پیغام سنایا۔ صدیقؓ نے دو اونٹنیاں پیش کر کے عرض کی۔ آپ ایک پر سوار ہوں، اللہ اکبر! یہ کس قدر خطرناک ساعت تھی مگر سید المرسلین نے یہاں بھی صدیق اکبرؓ سے پہلے اونٹنی کی قیمت طے کی اور پھر سوار ہوئے۔

پاسِ عزت ایک رات حضورؐ صفیہؓ کے ساتھ گھر سے نکل رہے تھے کہ پاس سے دو انصاری گزرے۔ انہوں نے حضورؐ کو دیکھا تو قدم تیز کر دیئے۔ حضورؐ نے فرمایا بس کھڑے ہو جائے۔ یہ دیکھو میرے ساتھ میری بیوی صفیہؓ کھڑی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا نہیں شیطان انسان کی رگ رگ میں پہنچ جاتا ہے مجھے یہ اندیشہ تھا کہ وہ تمہیں بہکا نہ دے۔

حق شناسی

۱۔ حضورؐ کی طبیعت میں حق شناسی کا جذبہ بہت تھا۔ ایک دفعہ ایک جگہ تشریف لے گئے۔ وہاں چند معصوم لڑکیاں اپنے تاریخی گیت گا رہی تھیں انہوں نے یہ بھی گایا "ہمارے درمیان ایک ایسا نبی ہے جو کل کی بات بتا دیتا ہے" فرمایا، یہ نہ کہو جو گیت تم پہلے گا رہی تھیں وہی گائے جاؤ۔

۲۔ آپؐ کے فرزند ابراہیمؑ کا انتقال ہوا۔ اور اتفاق سے اس دن سورج گرہن لگا۔ لوگ کہنے لگے سورج نے ابراہیمؑ کا ماتم کیا ہے۔ اس پر حضورؐ نے ایک خطبہ دیا کہ چاند اور سورج کسی کی موت پر نہیں گہنایا کرتے۔

۳۔ ایک شخص حاضر ہوا اور آپ کی ہیبت سے لرز گیا۔ فرمایا کچھ پرواہ نہ کرو میں اس غریب عورت کا بیٹا ہوں جو کہ سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔

۴۔ آپ کسی حالت میں بھی انصاف سے تجاوز نہ کرتے تھے، ایک دفعہ آپ نے بریرہ نامی ایک لونڈی سے شوہر کے ساتھ سلوک کے لئے ارشاد فرمایا، بریرہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں کہ؟ فرمایا، نہیں صرف سفارش کرتا ہوں بریرہؓ نے کہا مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔

۵۔ فاطمہ نامی ایک عورت نے چوری کی۔ لوگوں نے آپؐ کے محبوب صحابی حضرت اسامہؓ سے سفارش کرائی۔ فرمایا "اسامہ" کیا تم حدود الٰہی میں سفارش کرتے ہو؟ سنو اگر فاطمہؓ بنت محمدؐ بھی چوری کرتیں تو میں ضرور سزا دیتا"۔

۶۔ حضرت عباسؓ (آپ کے چچا) جنگ بدر کے قیدیوں میں شامل تھے۔ حفاظت کے خیال سے رات کو ان سب کی مشکیں باندھی گئیں۔ عباسؓ کراہنے لگے اور حضورؐ نبی الرحمۃ بھی بے چین ہو گئے۔ حضورؐ کی تکلیف کا احساس کر کے صحابہؓ نے حضرت عباسؓ کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ جب آپؐ کو معلوم ہوا تو فرمایا "یہ مناسب نہیں ہے۔ سب قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کر دو، یا حضرت عباسؓ کی بھی سخت کر دو"۔

مرحمت و رواداری

حضور نبی الرحمتﷺ نے لونڈی غلام یہاں تک کہ کسی جانور کو بھی اپنے ہاتھ سے سزا نہیں دی۔ کسی شخص کی کوئی حرکت خلاف مزاج ہوتی تھی تو پھر بھی نام نہ لیتے تھے بلکہ حکیمانہ طور پر عام الفاظ میں اشارہ کر دیتے تھے تاکہ وہ خود اصلاح پذیر ہو جائے۔ اگر کوئی عذر خواہ سامنے آتا شرم سے گردن جھکا لیتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضورؐ نے کبھی اپنی ذات کی خاطر انتقام نہیں لیا۔ آپ پر تکلیف کے شبہ وقت آئے لیکن جتنی دشمنوں کی بیدردی میں ترقی ہوئی اسی قدر آپ کی فیاضی اور رحم دلی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

رحم دلی

قریش مسلمانوں کے خلاف لڑ رہے تھے۔ اس وقت مکہ معظمہ میں قحط نمودار ہوا اور لوگ ہڈیاں اور مردار کھانے لگے۔ حضورؐ کو معلوم ہوا تو بے اختیار آسمان کی طرف ہاتھ اٹھ گئے اور دشمنوں کے حق میں دعائے خیر فرمانے لگے۔

بے نفسی

ایک مرتبہ ایک گنوار آیا اور مسجد نبوی میں پیشاب کرنے لگا۔ بعض صحابہ کرام اسے روکنے کے لیے دوڑے۔ فرمایا، ٹھہرو، ٹھہرو اس کا پیشاب نہ روکو۔ جب فارغ ہو چکا تو آپ نے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا "مسجدیں بول و براز کے لیے نہیں ہوتیں یہاں خدا کی عبادت کی جاتی ہے۔"

رواداری

ایک دفعہ ایک یہودی کی میت آپ کے پاس سے گذری۔ آپ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور افسوس کا اظہار فرمایا۔ پاس سے ایک مسلمان نے کہا، یہ تو ایک یہودی کی نعش ہے فرمایا "ہاں! لیکن وہ بھی جان رکھتا تھا۔"

صدق و امانت

صداقت اسلام کی سب سے بڑی دلیل پیغمبر اسلام کا صدق و امانت ہے اور امتحان صداقت کیلئے، اقارب، احباب اور اعداء کے بیانات سے کوئی چیز قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ یہ کس قدر اعجاز ہے کہ نبی الامینؐ کے صدق پر تینوں جمع ہیں۔ آپ ملک میں نبوت سے پہلے صادق و امین مشہور ہو چکے تھے۔

شہادت اقارب

جب آپؐ نے نبوت کا کہا تو سب سے پہلے اور بلا دریغ قبول کرنے والے لوگ وہی تھے جو آپ سے سب سے زیادہ واقف تھے۔ مثلاً حضرت خدیجہؓ جو پندرہ سال سے آپکے گھر آباد تھیں، حضرت ابوبکر صدیقؓ جو زندگی بھر ساتھ کھیلے۔ اور آپ کا غلام زید حضرت خدیجہؓ کی پہلی اولاد یعنی دونوں بیٹے اور حضورؐ کے زمانہ شیر خوارگی کے رفیق یعنی آپ کی رضائی ماں حلیمہؓ ان کے خاوند اور بچے۔

شہادت اعداء

۶ ہجری میں قیصر روم نے آپ کے متعلق تحقیقات کی اور سر دربار دشمنان اسلام کی شہادت لی۔ قیصر نے پوچھا، نبوت سے پہلے اس نے کبھی جھوٹ بولا، یا کبھی اس پر دروغ گوئی کا الزام لگایا تھا؟ مخالف کیمپ کے سپہ سالار ابو سفیان نے جواب دیا نہیں۔

۱۳ ہجری نبوت کفار مکہ نے آپ کے قتل کی قرارداد منظور کی اور منتخب شمشیر بازوں نے حرم نبی کا محاصرہ کر لیا۔ یہ انتقام اور عناد کا عالم تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اعتماد کی کیفیت یہ تھی کہ اس وقت بھی ان دشمنوں کی امانتیں نبی الامینؐ کے گھر میں پڑی تھیں۔ چنانچہ اسی رات جب آپ مدینہ منورہ چلے گئے تو یہ امانتیں حضرت علیؓ کے سپرد کر گئے کہ جملہ امانت داروں میں تقسیم کر دیں۔

ابوجہل کہا کرتا تھا کہ میں تمہیں نہیں بلکہ تمہاری تعلیمات کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

شجاعت و بسالت

مسلمانوں کی شجاعت و بسالت، اس وقت تک اقوام عالم میں ضرب المثل ہے اس امتیاز کا حقیقی سبب وہ بہادرانہ روایات ہیں جو پیغمبر اسلامؐ نے اپنی ذات سے قائم کیں۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ اہل مدینہ حملہ دشمن کے انتظار میں سوئے اور یکایک گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے، لوگ چاروں طرف سے محل خطر کی طرف دوڑے دیکھا کہ حضورؐ ابو طلحہ کے برہنہ پشت گھوڑے پر سوار ہیں گردن میں تلوار لٹک رہی ہے اور تحقیق و تفتیش کے بعد تن تنہا واپس چلے آ رہے ہیں اور سب کو تسلی دے رہے ہیں کہ لوٹ جاؤ آرام کرو تمہارے وہاں جانے کی ضرورت نہیں۔

استقامت

جنگ حنین میں حضورؐ بارہ ہزار فوج کے ساتھ دشمن کے مقابلہ پر آئے۔ دشمن نے ایک تنگ درہ میں بیٹھ کر ایسی بے پناہ تیر اندازی کی کہ سب بھاگ کھڑے ہوئے لیکن اس وقت بھی ایک اور صرف ایک پیکر استقلال گھوڑے سے اترا اور پہاڑ کی طرح جم کر کھڑا ہو گیا۔ یہ حضورؐ کی ذات بابرکات تھی کہ فوج بھاگ رہی تھی اور حضور دشمن سے خطاب فرما رہے تھے۔

انا النبی لا کذب ❊ انا ابن عبد المطلب

حضرت عباسؓ نے یہ تماشہ دیکھا تو اور مسلمانوں کو آواز دی اب وہ میرے بپھرے ہوئے شیروں کی طرح پلٹے اور میدان صاف ہو گیا۔

مدینہ منورہ میں یہود منافقین اور قریش کے خوف سے مسکن نبوی پر رات کے وقت سپاہی کھڑے رہتے تھے کہ خدا کا پیغام آ پہنچا۔

یعنی خدا تمہیں لوگوں سے بچائے گا۔ حضورؐ نے اسی وقت خیمہ سے سر نکال پہرہ داروں سے فرمایا " واپس چلے جاؤ، میری حفاظت کا بہترین انتظام ہو چکا ہے۔

قرآن پاک کے فیض اثر سے بت پرستی کی مخفلیں، آجڑنے لگیں تو سرداران مکہ نے اپنے نامور ترین عتبہ کی وساطت سے عرب کی دولت، حسین ترین عورتیں اور عرب کی تاجداری، تینوں چیزیں آپ کے قدموں میں ڈال دیں کہ آپ تینوں کا رد ذکر یں مگر جب آپ نے یہ پیش کش قبول نہ فرمائی تو وہ موت کا چیلنج دے کر اس شان سے ابو طالب عم نبیؐ کے پاس آئے کہ ابو طالب گھبرا گئے۔ لیکن جب ابو طالب نے آپ کو اس چیلنج کی اطلاع دی تو فرمایا۔

خدا کی قسم! اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند لاکر رکھدیں تب بھی اپنے فرض سے پیچھے نہ ہٹوں گا۔ خدا اس کام کو پورا کرے گا۔ یا میں خود قربان ہو جاؤں گا۔"

عفو و درگذر

اسلام لانے سے پہلے ابو سفیان سے بڑھ کر اسلام کا دشمن کون تھا؟ اس کے حملوں اور سازشوں سے صدہا مسلمان مارے گئے فتح کے دن وہ ایک مغلوب دشمن کی حیثیت سے حضورؐ کے سامنے آتا ہے۔ بیدرلغ جنت کی موجب اس پر اس طرح لپٹی ہیں کہ گویا اسلام کا سب سے بڑا گنہگار وہی

ہیں۔ حکم ہوتا ہے، آج سے ابوسفیان کی چار دیواری دارالامان ہے وہ خود بھی نہیں جس کو وہ پناہ دے گا وہ بھی محفوظ رہیگا۔

عفو

حضرت حمزہؓ عم نبیؐ کے قاتل وحشی کو سرزمین عرب میں جب کہیں پناہ نہ ملتی تو لوگ اسے مشورہ دیتے ہیں کہ تم نبیؐ ارحمت کے سایہ عاطفت میں چلے جاؤ۔ وحشی سامنے آتا ہے حضرت محمدؐ آنکھیں نیچے فرما لیتے ہیں اور اس سے زائد کچھ نہیں کہتے۔

"وحشی تم میرے سامنے نہ آیا کرو تاکہ عمؓ شہید کی یاد تازہ نہ ہو۔"

دریا دلی

ابوجہل کا فرزند عکرمہ باپ کی موت کے بعد عداوت اسلام کی گدی پر بیٹھا اور باپ کی پیروی کرنے لگا۔ لیکن جب مکہ فتح ہو گیا تو وہ بھاگا۔ حضورؐ مدینہ منورہ میں تشریف فرما تھے کہ وہ طلب عفو کیلئے حاضر ہوا۔ اب دریائے رحمت بالکل بے تاب تھا۔ حضورؐ نے اسے دیکھا اور اس طرح استقبال کو اٹھے کہ دوش مبارک سے چادر تک اُتر گئی۔ سامنے ایک خونخوار مجرم تھا اور زبان مبارک سے مرحبا راکب المہاجر کے الفاظ نکل رہے تھے۔ یعنی اے مہاجر سوار خوش آمدید۔

آپ طائف میں وعظ کیلئے تشریف لے گئے تو وحشیوں اور پتھروں کے سیلاب استقبال کو آئے۔ راستے کے دونوں طرف لوگ کھڑے تھے، رحمت دوجہاں گذر رہے تھے اور چاروں طرف سے پتھر برس رہے تھے اگر کہیں زخموں سے مجبور ہو کر بیٹھتے تو حق ناشناس دونوں بازو تھام کر اٹھا دیتے۔ محسن دوجہاں قدم اٹھاتے اور ساتھ ہی پتھروں، گالیوں اور تالیوں کی برسات شروع ہو جاتی۔ ایک مقام پر صاحب مقام محمود بیہوش ہو گئے۔ حضرت زیدؓ پشت پر اٹھا کر آبادی سے باہر آگئے۔ جب واپس پھرے تو آقا اپنے غلام سے چپکے چپکے یہ فرما رہے تھے "زید! میں خدا سے ان لوگوں کا برا کیوں چاہوں۔ اگر یہ نہیں تو ان کی آئندہ نسلیں ضرور خدا پر ایمان لائیں گی۔"

جنگ احد مسلمانوں کے لئے قیامت کا نمونہ تھی خواتین قریش نے شہیدان اسلام کے کان اور ناک کاٹے اور ان کے ہار بنائے۔ ابوسفیان سپہ سالار قریش کی بیوی ہندہ نے حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکالا اور چبا گئی اسی میں حضورؐ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ آپ کو غار میں گرا دیا گیا اور چہرہ اور پیشانی پر زخم آئے اس پر بعض صحابہ کرامؓ نے بددعا کی فرمائش کی تو فرمایا۔

انی لم ابعث لعانا ولکن بعثت داعیا ، ورحمۃ اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون ۔

خوش ذوقی

برادران ملت! آپ زہد و ایثار اور صبر و قناعت کے نظارے دیکھ چکے ہیں، اس بحر ناپیدا کنار میں چند خوشنما اور پُرلطف جزیرے بھی موجود ہیں۔ حضورؐ سرور کائنات بیحد خوش فکر اور خوش اخلاق تھے۔ لیکن یہ خوش مذاقی، دل آزاری، تضیع اوقات، تحقیر و تضحیک اور تکلف و تصنع سے بالکل پاک ہے۔

ایک قافلہ میں چند عورتیں بھی اونٹوں پر سوار تھیں ساربانوں نے گیت گائے اور اونٹ تیز چلنے لگے۔ حضورؐ کو صنف نازک کا خیال آگیا۔ اور ان کی نزاکت احساس کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرمایا۔ اونٹ تیز چلاتے ہو کہیں کانچ کے شیشے نہ توڑ دینا۔

ایک انصاری بہت خوش باش تھا۔ جب کوئی نیا میوہ حضورؐ کے سامنے لا رکھتا کہ حضورؐ شوق فرمائیں یہ ہدیہ ہے۔ جب دکاندار قیمت مانگتا تو اسے پکڑ کر حضورؐ کے پاس لاتا کہ آپؐ نے کھایا تھا۔ اپنی قیمت پوری کر لو حضورؐ ہنس پڑتے اور قیمت ادا فرماتے۔ پھر پوچھتے ابھی تم وہ میوہ کیوں لائے انصاری عرض کرتا یا رسول اللہ میرے پاس پیسے نہ تھے لیکن میں نے خیال کیا کہ ایسا اچھا میوہ دوسرے کیوں کھا جائیں، آپ ہی کیوں نہ کھائیں!

ایک بوڑھی عورت سے حضورؐ نے فرمایا۔ بڑھیا عورت بہشت میں داخل نہ ہو گی عورت یہ سن کر رونے لگی۔ فرمایا روتی کیوں ہے؟ پہلے تمہیں جوان لڑکیاں بنا دیا جائے گا پھر بہشت میں لے جائیں گے۔ اس پر بڑھیا خوشی سے پھول گئی۔

انتقال

سبحان اللہ کیسے پاکیزہ اخلاق ہیں۔ کس قدر مبارک اور پاکیزہ زندگی ہے آپؐ یتیم پیدا ہوئے تھے۔ امی تھے بچپن میں چند درہموں پر قریش کی بکریاں چراتے تھے۔ جب آخری وقت آیا تو ایک لاکھ بندگان خدا آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے ایک کشورکشا سپہ سالار کی حیثیت سے دس لاکھ مربع میل زمین آپ کے ہاتھ پر فتح ہوئی۔ جب بستر مرگ پر لیٹے تو حضرت عائشہؓ پڑوس سے چراغ کا تیل مانگ رہی تھیں ایک یہودی کے پاس زرہ گروی رکھ کر کھانے کیلئے جَو لائے گئے تھے۔ جب انتقال فرمایا تو گھر کا ایک تہبند بندھا ہوا تھا اور پیوند لگا ہوا کمبل جسم پاک سے لپٹا ہوا تھا۔ دنیا اندھیری تھی۔ ارض و سما سے ماتم برس رہا تھا اور تقدیر مسکرا رہی تھی کہ یہ عظیم الشان قوم کا پیغمبر ہے جس کی پابوسی کیلئے ایران کی شوکت روم کی آب داری، مصر کا جاہ و جلال، یونان کی عظمت گنگا کی موجیں اور ٹیگس کے گلزار مضطر و بیقرار ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

(استفادہ سیرت النبیؐ شبلی نعمانی)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔ ۹۱۔ صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۲۵۵۷۳۔

اندلس میں اہلِ اسلام کا عروج و زوال

تحریر ماسٹر محمد عمر خان گڑھ

اسپین جس کو ہسپانیہ یا اندلس بھی کہتے ہیں۔ یورپ کے جنوب مغرب میں ایک جزیرہ نما ہے جس کا رقبہ دو لاکھ میل مربع سے زیادہ اور آب و ہوا تمام یورپین ممالک سے زیادہ معتدل اور خوشگوار ہے۔ وادی الکبیر اور ٹیگس دو مشہور دریا ہیں جو یہاں بہتے ہیں اور جنہوں نے چند دوسرے چھوٹے چھوٹے دریاؤں کے ساتھ مل کر تمام ملک کو گلزار بنا دیا ہے۔ مسلمانوں سے پہلے یہاں صدیوں سے گاتھ خاندان کی حکومت تھی۔ اس خاندان کے فرمانروا راڈرک کے عہد میں اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کی اجازت سے شمالی افریقہ کے گورنر موسیٰ بن نصیر نے اس ملک کو فتح کرنے کا ارادہ کیا۔

ابن اثیر نے تاریخ الکامل جلد چہارم میں بیان کیا ہے کہ اندلس کے شاہی خاندان میں یہ رسم تھی کہ وہ اپنے بچوں کو طلیطلہ بادشاہ کی خدمت میں رہنے کے لئے بھیج دیتے تھے تاکہ وہ یہاں ادب حاصل کریں۔ اس رسم کے مطابق یولین نامی ایک شخص نے اپنی لڑکی بادشاہ وقت کی خدمت میں بھیج دی یہ لڑکی نہایت حسین و جمیل تھی۔ راڈرک اس پر عاشق ہو گیا اور اسے بجبر اپنے تصرف میں لے آیا۔ لڑکی نے اصل واقعہ کی اطلاع اپنے باپ کو دی وہ یہ معلوم کر کے سخت برہم ہوا اس نے موسیٰ بن نصیر کو اندلس پر حملہ آور ہونے کی ترغیب دی۔ موسیٰ بن نصیر نے اپنے آزاد کردہ غلام طارق بن زیاد کو سات ہزار مجاہدین اسلام کا لشکر دیکر روانہ کیا۔ یہ لشکر کشتیوں کے ذریعہ بارہ میل چوڑی آبنائے کو عبور کر کے اندلس میں داخل ہوئے اور مشرقی ساحل چٹان پر قبضہ کر لیا یہی چٹان ہے جس کو طارق کے نام کی مناسبت سے جبل الطارق یا انگریزی میں جبرالٹر کہتے ہیں۔ راڈرک اس وقت اپنی کسی اور جنگ میں مصروف تھا اسے مسلمانوں کے اس حملہ کی خبر ملی تو فوراً ایک لاکھ کا لشکر جرار لے کر پورے ساز و سامان و شوکت و حشم کے ساتھ اسلامی لشکر سے مقابلہ کے لئے بڑھا۔ طارق کی درخواست پر موسیٰ بن نصیر نے پانچ ہزار مجاہدین اسلام کا لشکر بطور امداد روانہ کیا۔ اس طرح مسلمانوں کا کل لشکر بارہ ہزار نفوس پر مشتمل تھا دوسری طرف ایک لاکھ ٹڈی دل لشکر عظیم تھا۔ علاوہ بریں مسلمان اس ملک میں بالکل اجنبی تھے۔

طارق نے تمام کشتیاں جلوا دیں اور اپنی فوج کو جمع کر کے پرجوش انداز میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

مسلمانو! سمندر تمہارے پیچھے ہے دشمن تمہارے سامنے ہے اب دونوں میں سے کسی ایک صورت کو اختیار کر لو۔ اس تقریر کا یہ اثر ہوا مسلمانوں نے اس زور کا حملہ کیا کہ دشمن کی فوج میں انتشار پیدا ہو گیا جنگ دریائے لکہ کے ساحل پر ہوئی۔ راڈرک اس شکست سے سراسیمہ ہو کر فرار ہوا کہ پھر اس کا نام و نشان ہی نہ مل سکا۔ قاصد نے ولید بن عبدالملک کے دربار میں حاضر ہو کر اندلس کی فتوحات کا حال سنایا تو ولید دربار ایزدی میں سجدہ میں گر گیا اور دیر تک اسی حالت میں پڑا رہا۔

اندلس میں ۹۲ھ سے ۸۹۷ھ تک آٹھ سو سال تک مسلمان اس ملک کے حاکم رہے۔ اس حالت میں زندگی کے مختلف شعبوں میں مسلمانوں نے جو شاندار کارنامے سرانجام دیئے وہ تاریخ میں ہمیشہ یادگار حیثیت رکھتے ہیں۔ ایک مشہور مستشرق مورخ سدیو لکھتا ہے۔

عرب چونکہ زراعت اور تجارت کے اصول سے خوب واقف تھے اور ان کا تجربہ رکھتے تھے۔ اس بناء پر انہوں نے اندلس کے شہروں کو گل و گلزار بنا دیا۔ ایک شہر کو دوسرے شہر سے تجارتی تعلقات کے ذریعہ اس طرح مربوط کر دیا کہ رفاہیت اور خوش حالی عام ہو گئی اور پہلے سے عربوں اور بربر قوم میں جو منافرت تھی وہ بھی جاتی رہی۔

دوسری جگہ لکھتا ہے۔

اسپین کے عرب علوم و فنون میں صنعت و حرفت میں اخلاق و عادات میں اہل فرنگ سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھے قسطلیہ کے شاہان فرنگ بعض عربوں کی کریم النفسی اور ان کی شرافت کا یقین رکھتے تھے قرآن پر عامل ہونے کی وجہ سے یہ لوگ حسب و نسب کو بھول گئے عربوں کو علوم و فنون میں صنعت و حرفت اور زراعت میں بڑی دستگاہ حاصل تھی مرد تو مرد عورتیں تک طب علم نحو ہندسہ جبر و مقابلہ مبادی علم الطبعی کیمیا تاریخ میں کمال رکھتی تھیں۔ ان کے کتب خانے قدیم علوم علمائے یونان اور فلاسفہ سکندریہ کی کتابوں سے معمول تھے۔ دسویں صدی کے آخر میں روم کے پاپا گربرٹ نے ان کتب خانوں سے فائدہ اٹھا کر ایسے عجیب و غریب علوم و معارف اپنے ہم مذہبوں کے سامنے پیش کئے کہ وہ دنگ رہ گئے اور انہوں نے پاپا کو جادوگری کی تہمت لگائی۔

علوم و فنون کے علاوہ صنعت و حرفت اور دستکاری میں عربوں کا یہی حال تھا انہوں نے رومیوں اور فنیقیوں کے اصول و فنون سے واقفیت حاصل کی۔ اندلس کے سواحل سے مرجان اور طرح طرح کے موتی نکالے۔

ریاضت روئی کے بننے کی صنعت میں کمال پیدا کیا ریشمی اور سوتی کپڑوں کے تیار کرنے کی دستکاری میں مہارت حاصل کی۔ ریشم غرناطہ کا مشہور ہے۔ زرنبیں اور پوستین وغیرہ کا بہترین کام قرطبہ میں ہوتا ہے۔

بلنسیہ اور غرناطہ کی بنجر نشیبی زمینوں کو سیراب کرنے کیلئے عربوں نے ایک عجیب جدت سے کام لیا۔ انہوں نے دریائے شنیل جو الحمرا کے قریب سمندر میں گرتا ہے اس کے پانی کو سمندر سے چھ میل کے فاصلے پر ایک پشتہ باندھ کر روک دیا۔ اس پانی سے سات نہریں نکالی گئیں پھر ان سات نہروں میں سے ہر ایک کو مختلف قسم کی چھوٹی چھوٹی شاخوں پر تقسیم کیا گیا تھا۔ پھر ان نہروں سے مختلف حوض اور تالاب بنائے گئے جن سے کھیتوں کو سیراب

کیا جاتا تھا۔ آب پاشی کی اس ترکیب سے عربوں نے اسپین کی بنجر زمینوں کو گلزار بنا دیا۔ عربوں نے سپین میں زراعت میں نئے نئے طریقے ایجاد کئے۔ اور اسے اس حد تک ترقی دی کہ سال بھر میں تین تین فصلیں کاٹتے تھے۔ چاول، شکر، زعفران، کھجور، پستہ، کیلا، شفتالو، انگور، آلو، روئی قسم قسم کے پھول ترکاریاں یہ تمام چیزیں مسلمانوں کی خوش ذوقی کوششوں نے اندلس کے گوشہ گوشہ میں پھیلا دیں۔ اور یہیں سے یہ تمام چیزیں یورپ جاتی تھیں۔

اندلس کی تمدنی اور شہری وسعت کا ذکر کرتے ہوئے سدیو لکھتا ہے۔

اسپین کے جس حصے پر مسلمان حکمران تھے وہ چھ صوبوں، اسّی بڑے بڑے شہروں، تین سو چھوٹے شہروں، بے شمار قصبات اور دیہات پر مشتمل تھا۔ صرف ایک قرطبہ میں دو لاکھ گھر، چھ سو مساجد، دو سو مدارس عربیہ، پچاس سے زائد بڑے شفاخانے، اسی پبلک مدارس اور نو سو حمام تھے۔ اس کی آبادی دس لاکھ تھی۔ خلفاء کی آمدنی علاوہ اس پانچویں حصے کے جو ان کو مال غنیمت سے یا یہودیوں اور عیسائیوں کے جزیے سے ملتا تھا ایک کروڑ بیس لاکھ پینتالیس ہزار دینار سالانہ تھی۔

اندلس میں عربوں نے ایسی شاندار عمارتیں محلات اور مساجد بنائیں جو دنیا میں اپنی نظیر نہ رکھتی تھیں۔ صرف ایک مسجد قرطبہ ہی کو لیجئے جو اب تک باقی ہے اور اپنی عظمت اور شان و شوکت کے لحاظ سے دمشق کی جامع اموی سے ہمسری کا دعویٰ کر رہی ہے اس مسجد کا طول ۵۰۰ اور عرض تقریباً ۲۵۰ قدم تھا اس کے دائیں جانب کے عرض میں ۳۸ اور بائیں جانب ۱۹ صحن تھے ایک ہزار ترانوے سنگ مرمر کے خوبصورت ترین ستون تھے جنوب کی جانب ۱۹ دروازے تھے جو تانبے کی منقش خوبصورت چادروں سے ڈھکے ہوئے تھے درمیانی عمارت پر سونے کی چادریں تھیں اس کی چوٹی پر تین زریں گنبد تھے جن کے اوپر ہیرے کا انار تھا۔ جو رات کے وقت چاند کی طرح چمکتا تھا۔ مسجد میں چار ہزار سات سو قندیلیں روشن ہوتی تھیں جن میں سے ایک قندیل محراب میں جلتی تھی وہ خالص سونے کی تھی۔ اس پر ہر سال چوبیس ہزار رطل زیتون اور ایک سو بیس رطل عنبر اور عود صرف ہوتا تھا۔ مسجد کے بلند و بالا میناروں کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی تھی علامہ اقبال مرحوم مسجد قرطبہ گئے تو بے اختیار پکار اٹھے۔

تیرا جلال و جمال مرد خدا کی دلیل
وہ جلیل و جمیل تو بھی جلیل و جمیل
تیری بنا پائیدار تیرے ستون بے شمار
شام کے صحرا میں ہو جیسے ہجوم نخیل

مفکر اسلام ابو الحسن ندوی مدظلہ کے بقول اب جامع مسجد قرطبہ کو ایک عیسائی گرجا گھر میں تبدیل کر دیا گیا ہے محراب کے آثار باقی ہیں۔

مسجد قرطبہ کے علاوہ خلیفہ عبدالرحمن ثالث نے قرطبہ سے چند میل کے فاصلے پر اپنی عیسائی محبوبہ بیوی کے لئے جو عالیشان محل بنوایا وہ صنعت کاریگری اور فنی خوبیوں کے لحاظ سے ایک یادگار اور نادر روزگار عمارت تھی۔ مورخین کا بیان ہے اس محل کے گنبد چار ہزار تین سو ستونوں پر قائم تھے۔ یہ ستون مختلف اقسام و انواع کے قیمتی پتھروں سے بنے ہوئے تھے۔ ان پر طرح طرح کی گلکاری کی گئی تھی محل کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کو لوگ قصر الزہرہ کی بجائے قصر مدینۃ الزہرہ کہتے تھے۔

محل کی وسیع و عریض عمارتوں میں جابجا صاف شفاف اور شیریں پانی کے حوض اور فوارے بنے ہوئے تھے۔ ایک بڑا فوارہ سونے کا تھا جس پر نہایت خوشنما نقش و نگار تھے سنگ سبز کے فوارے پر ایک درجن چرند پرند جانوروں کی مورتیں تھیں جو مختلف قسم کے جواہرات اور سونے سے بنی ہوئی تھیں ہر جانور کے منہ سے پانی کا فوارہ نکلتا تھا۔ اس محل کا ایک حصہ قصر الخلفاء کہلاتا تھا۔ اس کی چھت خالص سونے کی تھی۔ اور دیواریں ایسی صاف شفاف تھیں کہ جس کی ایک طرف کی چیز دوسری طرف نظر آتی تھی۔ قصر کے ارد گرد نہایت خوشنما آئینے ہاتھی دانت کے چوکھٹے لگائے گئے تھے مختلف قسم کے مرصع دروازے اور سنگ مرمر اور بلوری چوکھٹوں پر نصب تھے جس وقت دروازے کھول دیئے جاتے اور آفتاب کی شعاع سے مکان روشن ہوتا تو کسی کی مجال نہ تھی کہ وہ چھت اور دیوار کی طرف نظر بھر کر دیکھ سکے اس حالت میں پارہ ہلا دیا جاتا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام مکان جنبش میں ہے۔ جو لوگ اس بھید سے ناواقف ہوتے تو انہیں اس وقت بڑا ڈر لگتا تھا قصر الزہرہ کے انتظام و نگرانی کے لئے تیرہ ہزار سات سو پچاس ملازم، تیرہ ہزار تین سو بیاسی غلام مقرر تھے۔ حرم سرا میں چھ ہزار عورتیں خدمت گزاری کے لئے وقف تھیں۔ حوضوں میں روزانہ ۱۲ ہزار روٹیاں علاوہ اور چیزوں کے مچھلیوں کو خوراک ڈالی جاتی تھی۔ یہ قصر ہمارے زمانے کے [illegible] سکہ کے اعتبار سے بیس کروڑ پچاس لاکھ روپیہ کی خطیر لاگت میں جا کر تیار ہوا۔ اس کا طول چار میل اور عرض تین میل تھا۔ ۳۲۵ھ میں اس کی تعمیر ہوئی۔ اور بیس سال میں تکمیل کو پہنچی۔

اندلس پر مسلمانوں کی حکومت تقریباً آٹھ سو سال تک قائم رہی آج اندلس میں مسلمانوں کا نام نہیں حکمرانوں کی باہمی کشمکش، اندرون ملک طوائف الملوکی اور مرکز سے بے اتفاقی کا دور دورہ شروع ہوا۔ عیسائیوں نے مسلمانوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پورے اندلس پر قبضہ کر لیا۔ مسلمانوں کی اندلس پر حکومت ختم ہوتے ہی مسلمانوں کا عرصہ حیات بھی تنگ کر دیا گیا۔ ظلم و سفاکی اور جور و ستم کا کوئی ایسا پہلو نہ تھا۔ جو ان کے حق میں روا نہ رکھا ہو۔

متمدن عرب کا مشہور مصنف موسیو لکھتا ہے

اندلس کے غریب مسلمانوں پر جو ظلم ڈھائے گئے دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ حالانکہ یہی وہ مسلمان تھے جنہوں نے اقتدار اور حکومت کے زمانے میں عیسائیوں پر کسی اس قسم کے ظلم نہیں کئے۔ اگر وہ ایسا نہ کرنے پر آ جاتے تو آج جزیرہ نما اسپین عیسائیوں کے نام و نشان اور ان کے وجود سے خالی ہوتا۔ استاد کرد علی متعدد عربی مورخین کے حوالے سے لکھتے ہیں

۱۴۹۹ء سے اندلس کے مسلمانوں پر جبر و تشدد اور ظلم و ستم کا عہد شروع ہوا۔ اہل اسپین عربوں کے بچوں کو پکڑ لیتے اور انہیں جبراً عیسائی بنا لیتے اور نوجوانوں کو بجبر مذہب اسلام سے تائب کراتے جو تائب نہ ہوتے ان کو زندہ جلا دیا جاتا تھا اس طرح کئی لاکھ انسانوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ لارڈ بشپ نے سرزمین اندلس کو عربوں کے وجود سے بالکل پاک صاف کر دینے کے لئے یہ تجویز پیش کی کہ جو عرب مسیحی دین اختیار نہ کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت سب کو قتل کر دیا جائے۔

فرانس کا مشہور انقلابی مصنف والٹیر لکھتا ہے۔

جب عربوں نے اسپین فتح کیا تو انہوں نے ایک عیسائی کو بھی اسلام اختیار کر لینے پر مجبور نہیں کیا لیکن یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ جب عیسائیوں کا اس ملک پر قبضہ کر لیا تو ممنیس نے تمام عربوں کو عیسائی کر لینا چاہا۔ اس سلسلہ میں پچاس ہزار مسلمانوں کو اس امر پر مجبور کیا کہ وہ ایک ایسے مذہب کا نشان (صلیب) اٹھائیں جن پر وہ ایمان نہیں لائے تھے۔

۱۵۲۶ء میں یہ حکم جاری ہوا کہ اندلس میں مسلمان عربی زبان

لا استعمال اپنے شعائر اور طریق عبادت کو ترک کر دیں ان مصائب سے تنگ آ کر مسلمانوں نے غرناطہ میں بغاوت کر دی نتیجہ یہ ہوا کئی سال تک جنگ جاری رہی آخر کار مسلمانوں کو شکست ہوئی۔

۱۶۱۰ء کو اعلان عام ہو گیا مسلمان سرزمین اندلس کو بالکل خالی کر دیں چنانچہ دو سال کی مدت میں پانچ لاکھ مسلمانوں نے اس ملک کو خیرباد کہہ دیا۔ مؤرخین مغرب کا اندازہ یہ ہے کہ فرڈینڈ کے غرناطہ پر تسلط سے لے کر اس کے آخری جلاوطنی تک جن لوگوں نے سپین کو چھوڑا ان کی تعداد تیس لاکھ ہے جو افریقہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ بکثرت مسلمان وہ تھے جو راستہ ہی میں حکومت کے سپاہیوں کے ہاتھوں قتل کر دیئے گئے سترہویں صدی عیسوی کے شروع میں مسلمانوں کا اسپین سے بالکل خاتمہ ہو گیا۔

●●●

آخری قسط

صنفِ نازک کیلئے دعوتِ فکر

از: مولانا صادق علی بستوی

اب ان کے باپ اور چچا اس پر خوش ہو گئے۔ اسی روز سے زیدؓ زید بن محمدؐ کے نام سے پکارے جانے لگے اور غلاموں میں سب سے پہلے آپؐ پر ایمان لائے۔ (۱۲ صادق)

ماکان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین وکان اللّٰہ بکل شیء علیماً ۝ (سورۂ احزاب)

اور اللہ کا حکم تجویز کیا ہوا (پہلے سے) ہوتا ہے یہ سب پیغمبران گذشتہ ایسے تھے کہ اللہ کے احکام پہونچایا کرتے تھے اور (اس باب میں) اللہ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کیلئے کافی ہے محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے خاتم ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔" (احزاب)

آیت بالا میں "فلما قضٰی زید منھا وطراً" الخ کی تنکیر اس بات کی صریح اور واضح دلیل ہے کہ زیدؓ نے زینبؓ کو جو طلاق دی ہے اس میں اللہ کا ارادہ کارفرما ہے ورنہ وطر کی اضافت زید کی طرف ہوتی اگر زید کا ارادہ اور صرف انہیں کی خواہش طلاق کا سبب بنتی، پھر زوجنکھا سے صاف ظاہر ہے کہ زینبؓ سے حضورؐ کا نکاح منجانب اللہ ہے اس میں خود حضورؐ کی رغبت و خواہش کا کوئی دخل نہیں اسی لئے زینبؓ سے آپؐ نے اور عورتوں کی طرح عقد نہیں کیا، بلکہ اللہ ہی کی تزویج کو کافی سمجھا، اور یہی مناسب بھی تھا، اس لئے کہ جو نکاح اللہ نے خود کر دیا ہو وہی زیادہ قوی اور اثبت ہے اور اس کے بعد دوبارہ نکاح پڑھانا تحصیل حاصل اور لغو ہے۔

اس کے بعد "لکی لا یکون علی المؤمنین حرج فی ازواج ادعیائھم" سے معلوم ہوا کہ زید کا زینب سے نکاح و طلاق پھر حضورؐ کا نکاح زینب سے صرف اسی سبب سے تھا کہ مومنین پر یہ واضح ہو جائے کہ منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح بالکل صحیح اور بلا شبہ جائز ہے، منہ بولے بیٹے کو میراث و محرمات نکاح وغیرہ کے مسائل میں وہ مقام حاصل نہیں جو نسبی بیٹے کو ہے، جیسا کہ عرب جاہلیت میں دستور تھا۔

جب یہ معلوم ہو چکا کہ نکاح میں جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طبعی میلان و خواہشات نفس کا نعوذ باللہ کوئی دخل نہ تھا، تو یہ معترضین و دشمنان اسلام کا افترا اور صریح بہتان ہے کہ محمدؐ نے زینب سے خود نکاح کے لئے زید سے طلاق دلوا دی، اور خود سے نکاح کر لیا۔ دیسے تعصب اور افترا پردازی کا کوئی علاج نہیں ہے کیونکہ اس تاریک منزل پر ہو پہونچ کر انسان کو کچھ سجھائی نہیں دیتا اور وہ آنکھ کے ہوتے اندھا ہو جاتا ہے۔

ہند ام سلمۃ المخزومیہ رضی اللہ عنہا!

ام سلمۃ المخزومیہ پہلے عبد بن عبدالاسد المخزومی کے نکاح میں تھیں جو دس نفوس کے اسلام قبول کر لینے کے بعد مشرف باسلام ہوئے، دونوں ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ کے صف اوّل کے مہاجر ہیں، جس وقت ان کے شوہر غزوۂ احد میں مجروح ہو کر انتقال کر گئے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم تعزیت کی غرض سے تشریف لے گئے اور فرمایا، "سلی اللّٰہ ان یوجرک فی مصیبتک و یخلفک خیراً" ام سلمہ نے کہا، بھلا ابو سلمہ سے بہتر مجھے کون مل جائے گا اسی درمیان حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اپنے لئے پیغام بھیجا، مگر انہوں نے قبول نہ کیا، اور برابر یہ دعا پڑھتی رہیں "انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اللّٰھم عندک احتسب مصیبتی ھٰذہ اللّٰھم اخلفنی فیھا خیراً" اس دعا کا ثمرہ یہ ہوا کہ بعد انقضاء عدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے منگنی بھیجی، اس پر ام سلمہؓ نے یہ عذر پیش کیا کہ میں یتیم بچوں کی ماں اور بیش عمر بڑھیا، بھلا آپ مجھ سے کیوں عقد فرمانے لگے؛ آپؐ نے فرمایا ام سلمہ میں تو عمر میں تم سے بھی بڑا ہوں اور یتیموں کا خدا اور اس کا رسول کفیل ہیں یہ سن کر ام سلمہؓ راضی ہو گئیں۔ اور ماہ شوال ۴ھ میں آپؐ سے مبارک عقد ہوا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ سے جہاں اس بنا پر نکاح کیا تھا کہ ان کا اور ان کے بچوں کا کوئی کفیل اور پرسانِ حال نہیں ہے وہیں ان کی جودت فکر اور اصابت رائے، اخلاق اور علمی فضیلت اور برتری بھی پیش نظر رہی، آپ مسلمانوں کے تمام اہم اور اعظم معاملات میں ام سلمہؓ سے ضرور مشورہ فرماتے تھے اور وہ بیش قیمت اور قابل تسلیم مشورہ دیتی تھیں۔

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر جن شرائط کے تحت مصالحت ہوئی تھی بعض شرطیں ایسی تھیں جو مسلمانوں کے مغلوب ہونے کی غماز تھیں، مسلمان بہت برافروختہ تھے، حضورؐ

نے فرمایا۔ "یہیں قربانی کے جانور ذبح کر دو اور بال منڈا کر احرام اتار دو" مگر کوئی اپنی جگہ سے جنبش تک نہ کر رہا تھا۔ مجبور ہو کر رسول اللہ اپنے خیمہ میں تشریف لائے اور مسلمانوں کی اس فرمان ناپذیری کا ام سلمہؓ سے شکوہ کیا، اور مشورہ طلب کیا۔ ام سلمہؓ نے کہا "آپ نکل کر خود قربانی کریں اور بال منڈوائیں پھر کون بے غیرت ہوگا جو از خود آپ کا اتباع اور اقتدار کرنے سے انکار کریگا۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا، سب نے یہ دیکھ کر قربانیاں کیں اور بال منڈوا کر احرام اتار دیئے۔ صلح و معاہدے کے بعد ابھی صرف تین دن گذرے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "انا فتحنا لک فتحا مبینا" اور شرھ میں مکہ فتح ہوا۔

کتب احادیث میں تین سو چوہتر ۳۷۸ روایات ام سلمہؓ سے مروی ہیں ۵۹ھ ہجری میں آپکا انتقال ہوا۔

لہ اس آیت کے بارے میں آپ کو مختلف اقوال و موضوع احادیث ملیں گی جو ان آیات جلیلہ کی صریح تحریف نا موضوع تفسیر کتاب اللہ پر طعن سوء رواۃ کی واضح دلیل اور وضاعین احادیث کی بے عقلی اور کم نگاہی کا بین ثبوت ہیں اس کے سوا ان کا کوئی وزن ہے اور نہ کوئی مقصد (رصادق)

حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا!

حضرت جویریہؓ پہلے شافع ابن صفوان کے نکاح میں تھیں غزوہ بنی المصطلق میں وہ قتل ہوگئے تو حضرت جویریہؓ غنیمت میں مسلمانوں کے قبضہ میں آگئیں۔

ایک روز حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، جویریہ نے حاضر ہو کر عرض کیا "اے اللہ کے رسول! میں حارث بن ضرار سردار قوم کی بیٹی ہوں، میں غنیمت میں جس کے حصے میں آئی ہوں اس نے مجھ سے مکاتبت کرلی ہے آپ بدل کتابت میں میرا امداد فرمایئے" آپ نے جویریہؓ کو آزاد کرانے کے پیش نظر خیال فرمایا۔ "او خیر من ذالک ادی عنک کتابتک واتزوجک" (میں تمہاری طرف سے بدل کتابت ادا کر کے تم سے عقد کرلوں کیا یہ بہتر نہیں ہے؟) جویریہؓ نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے" اس پر آپ نے ان سے عقد فرما لیا، تمام مسلمانوں نے اس واقعہ سے متاثر ہو کر اس قوم کے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا، اور وہ سب اسلام لائے اس عملی اقدام سے سارے عرب پر اچھا اثر پڑا۔ اس حیثیت سے حضرت جویریہؓ اپنی قوم کے لئے بہت بڑی برکت اور رحمت کا پیش خیمہ ثابت ہوئیں گویا اس نکاح میں بہت بڑا اسلامی مفاد مضمر تھا، اور یہی حضرت جویریہؓ سے آپ کے نکاح کا اہم سبب تھا۔

کتب احادیث میں حضرت جویریہؓ سے حضرت ابن عباس جابرؓ ابن عمرؓ عبید بن السباق وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کی ہیں اور امہات المومنین میں بہت بڑی عابدہ ہیں۔

حضرت صفیہ بنت حی الاسرائیلیہ رضی اللہ عنہا

حضرت صفیہ حی بن اخطب کی بیٹی تھیں جو حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھے، بنو قریظہ اور بنو نضیر کی سردار تھیں، پہلے خاوند کنانہ بن ربیعہ کے غزوہ خیبر میں قتل ہو جانے کے بعد قید کر لی گئیں اور غنیمت میں دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں تو کچھ اہل الرائے اصحاب رسولؐ نے آپ سے عرض کیا کہ "اے اللہ کے رسول صفیہؓ بنو قریظہ اور بنو نضیر کی سردار ہیں، وہ آپ کے لئے مناسب ہیں" آپؐ کو اصحابؓ کی یہ رائے اس لئے پسند آئی کہ ایک رسیدہ قوم کو غلامی کی ذلت میں ڈالنا نامناسب تھا اس وجہ سے دحیہ کلبی کو سات لونڈیاں دے کر صفیہؓ کو آزاد کرا لیا، اور خود سے عقد فرما لیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہا کے زمانۂ خلافت میں آپ کا انتقال ہوا۔ حضرت صفیہ کی سند سے کل دس احادیث مروی ہیں۔

اُم حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان الاموریہ رضی اللہ عنہا

ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان قبیلہ عبد شمس سے تھیں، جنہیں حضورؐ کے قبیلہ بنو ہاشم سے ہمیشہ بغض وعداوت ہی رہا کرتی تھی، مکہ میں مشرف اسلام ہوئیں اور اپنے پہلے شوہر عبید بن جحش الاسدی کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئیں، جب ان کے شوہر فوت ہو گئے تو ابوسفیان اور قبیلہ بنو عبد شمس کی تالیف کے سبب حضرت ام حبیبہؓ سے نکاح کے بارے میں نجاشی شاہ حبشہ کے پاس پیغام بھیجا، بادشاہ نے مجلس آراستہ کی آپ آپ کا توکیل خالد بن سعید بن العاص ام حبیبہؓ سے عقد شریک ہوا اور جعفر بن ابی طالبؓ نے خطبہ نکاح پڑھا، اور یہ تالیف ہی کا اثر اور تقاضہ تھا کہ فتح مکہ کے وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیانگ دہل اعلان فرمایا تھا کہ "جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگیا وہ مامون ہے"

حضرت میمونہ بنت الحارث الہلالیہ رضی اللہ عنہا

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے آخر میں نکاح ہوا اور امہات المومنین میں سب سے بعد میں آپ کی وفات بھی ہوئی حضرت میمونہؓ کے چچا عباسؓ کی رائے سے یہ نکاح ہوا تھا ممکن ہے حضرت عباسؓ کی نگاہ ضرور رس ہوگی، اس کے علاوہ کوئی خاص سبب اس نکاح کی بابت نہ معلوم ہو سکا۔

معلوم ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی نکاح کئے، سب میں کوئی نہ کوئی مصلحت اور سبب ضرور مضمر رہا تعلیم و تربیت، تالیف قلوب، یتیموں اور بیواؤں کی کفالت، اپنے اصحابؓ اور ساتھیوں کی وہ وفا شعاری کا بدلہ دینا وغیرہ، وہ سب اسباب ہیں جن کے مطابق آپ کو ایک پیغامبر ہونے کے ناتے عمل کرنا ضروری تھا، اور آپ نے کر دکھایا اگر اگلے وقتوں اور زمانۂ جاہلیت کے امراء اور بادشاہوں کی طرح نعوذ باللہ منہ خواہشات نفسانی کو پورا کرنا اور محض تمتع مقصود ہوتا تو بجائے ثیبہ کے آپ باکرہ عورتوں سے نکاح فرماتے اور کون تھا جو اس کیلئے بخوشی تیار نہ ہو جاتا۔

کیا اب بھی کسی دشمن اسلام اور شورہ پشت کو یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو کئی کئی نکاح کرکے اپنی نفسانی خواہش کو مٹانا اور لذت و سرور حاصل کرنا مقصود تھا نعوذ باللہ منہ۔

بقیہ: انٹرویو

روس و امریکہ بھارت و برطانیہ اور اسرائیل استعمار کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں یہ بخارا، سمرقند اور اندلس کی تاریخ کو دہرانے کا موقع نہ دیں۔

نیز مدارس عربیہ کے طلبہ کرام سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ اپنے فارغ اوقات میں افغانستان میں تشریف لا کر مکمل ٹریننگ حاصل کریں نیز پاکستان میں رونما ہونے والے حالات اور آئے دن علماء کرام کا قتل بھی اس بات کا متقاضی ہے کہ اپنا دفاع خود کرنا سیکھیں تاکہ اندرونی و بیرونی دشمن کا مقابلہ کیا جا سکے۔

جہادِ افغانستان کے ہیرو

کمانڈر نصر اللہ خان لنگڑیال سے اِنٹرویو

ملاقات: مولانا محمد اسماعیل، شجاع آبادی

دبلا پتلا وجود، گورا چٹا رنگ، پھرتیلا جسم یہ ہیں کمانڈر نصر اللہ لنگڑیال جن سے مولانا حبیب الرحمٰن [illegible] کی وساطت سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے درخواست کی کہ قارئین کے لئے ایک انٹرویو نوٹ کرا دیں تاکہ جہاد افغانستان میں ہونے والی قربانیوں اور مجاہدین کی ولولہ انگیز بہادریوں سے قارئین باخبر ہو سکیں۔

موصوف جرات و بہادری میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی حسین تصویر ہیں ایک مرتبہ تین روسی ہیلی کاپٹروں کا مقابلہ اکیلے کیا اور ایک ہیلی کاپٹر کو مار گرایا انہی سے ہونے والی ملاقات سے آپ بھی لطف اندوز ہوں۔

سوال: کمانڈر صاحب: سب سے پہلے آپ اپنی پیدائش تعلیم و تربیت کے متعلق روشنی ڈالئے ......؟

جواب: آج سے ۳۲ سال قبل جلالپور جٹاں کے علاقہ موضع "مولا لنگڑیال" میں پیدا ہوا۔ والدین کچھ عرصہ بعد ترک سکونت اختیار کر کے چک نمبر ۱ ، ڈی این بی ڈیرہ نواب صاحب بہاولپور میں آ گئے تو میں بھی والدین کے ساتھ تھا جب ہوش سنبھالا تو چک نمبر ۴ این ڈی بی ضلع بہاولپور میں مڈل پاس کیا۔

جب میں تیسری جماعت میں پڑھتا تھا تو اسلام کے نامور مجاہد اور کمانڈر محمد بن قاسمؒ کے حالات پڑھے۔ تو اس وقت دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ جہاد کے لئے تیار رہنا چاہئے یہ ۱۹۶۵ء کے زمانہ جنگ کی بات ہے

بعد ازاں مدرسہ عربیہ انوریہ طاہر والی بہاولپور میں تین سال تک زیر تعلیم رہا کچھ عرصہ مدرسہ رحمانیہ جہانیاں منڈی ضلع [illegible] میں بھی زیر تعلیم رہا۔ انہی دنوں روس نے کمیونسٹ انقلاب برپا کرنے کے لئے افغانستان میں فوجیں اتار دیں اور افغانستان کے علماء کرام کو ہزاروں کی تعداد میں شہید کر دیا گیا اور قرآن پاک کی توہین کی گئی مساجد و مدارس کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ اس قسم کی خبریں پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔ اور دل میں مصمم ارادہ کر لیا کہ افغان مجاہدین کے شانہ بشانہ جہاد میں حصہ لینا چاہئے ۱۹۸۱ء میں کمانڈر مولانا خالد زبیر شہید اور مولانا فضل الرحمٰن خلیل سے ملاقات ہوئی۔ [illegible] کو افغانستان میں پہنچے اور یوں مجاہدین کی صف میں شامل ہو گئے۔

سوال: افغانستان کے کل کتنے صوبے ہیں اور کتنے صوبوں میں افغان مجاہدین کو کنٹرول حاصل ہے اور کتنے صوبوں میں افغان حکومت ہے ......؟

جواب: افغانستان میں کل ۲۹ ، ولایتیں یعنی صوبے ہیں ۱۰ صوبوں میں مجاہدین کو مکمل کنٹرول حاصل ہے۔ ۱۲ میں چھاؤنیاں اور شہر محاصرے میں ہیں۔

افغانستان میں جہاد کہاں سے شروع ہوا میں نے سوال کیا۔

جواب: داؤد کے زمانہ میں جہاد شروع کیا ہوا یوں کہ روس نے افغانستان میں پنجے گاڑنے شروع کئے۔ افغانستان کے ایک سابق صدر ببرک کارمل نے قرآن پاک کی توہین کی جس سے علمائے کرام اور مسلمانوں کے جذبات کا مشتعل ہونا ایک قدرتی امر تھا۔

علمائے کرام میدان عمل میں آئے۔ علماء کی گرفتاریاں ہوئیں تو داؤد کو لایا گیا۔ داؤد نے ایک زمانہ میں روس کے پنجے سے نکلنے کی کوشش شروع کی تو ببرک کارمل نے [illegible] کے ساتھ مل کر داؤد کو قتل کر دیا۔ بعد ازاں ببرک کارمل حفیظ اللہ امین کو سازشیں کر کے مروا دیا گیا۔ تو مجاہدین نے جہاد کا آغاز کر دیا۔ جہاد کا مقصد افغانستان کا اسلامی تشخص بحال کرنا اور مکمل اسلامی نظام کا نفاذ ہے۔

افغانستان میں اسلامی حکومت کے قیام کے بعد آپ کا اگلا اقدام کیا ہو گا......؟

جواب: افغانستان کی آزادی کے بعد ہمارا اگلا ہدف روس میں موجود اسلامی ریاستوں ترکستان، آذربائیجان، آرمینیا، ازبکستان میں جہاد اور کشمیری مجاہدین کی مکمل اور ہر قسم کی امداد ہوگا نیز جہاں کہیں مسلمان سامراجی طاقتوں کے شکنجے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کی آزادی کے لئے ان کے شانہ بشانہ ان کی ہر قسم کی امداد کرنا ہو گا۔

سوال: کشمیر میں اس وقت جو خلاص وطن کی تحریک چل رہی ہے اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے کیا ان کے ساتھ بھی آپ تعاون کریں گے؟

جواب: کشمیری مجاہدین کے ساتھ ہم ہر قسم کی اخلاقی، مالی اور افرادی امداد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کشمیریوں کو اقوام متحدہ کے ایجنڈا کے مطابق انہیں ان کا حق خود ارادیت ملنا چاہئے اس سلسلہ میں ہمارا مکمل تعاون انہیں حاصل ہے۔

کمانڈر صاحب: یہ ارشاد فرمائیں کہ حرکت الجہاد کے کتنے کمانڈر اب تک جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔

مجاہدین میں شہداء کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے لیکن حرکت الجہاد کے ۵۰ جانباز جام شہادت نوش فرما چکے ہیں ان میں سرفہرست مولانا ارشاد احمد بانی و امیر حرکت الجہاد

الاسلامی جنہوں نے اپنی زندگی کا اہم مقصد جہاد ہی قرار دیا ہوا تھا انہیں کی کوششوں سے حرکت الجہاد آج پوری دنیا میں شہرۂ آفاق تک پہنچ چکی ہے۔

کمانڈر زبیر احمد خالد شہید جو حرکت کے مرکزی کمانڈر تھے درد دل رکھنے والے جرأت مند اور بہادر انسان تھے ان کی قربانیاں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی حرکت کے مجاہد جنہوں نے بے جگری سے لڑے کر روس اور افغانستان کی پروپیگنڈہ مشنری نے ان دنوں شہرت دی کہ پاکستانی فوج آ کر لڑ رہی ہے حالانکہ پاکستانی فوج کبھی بھی افغانستان میں نہیں لڑی اور بھی بہت سے احباب شہید ہوئے۔

سوال پچھلے دنوں اخبارات میں خبریں چھپیں کہ مجاہدین آپس میں لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے کے کمانڈروں اور ورکروں کو قتل کر رہے ہیں۔

جواب یہ دشمن کا پروپیگنڈہ ہے مجاہدین میں کسی مسئلہ پر اختلاف ہو جائے تو آپس میں مل بیٹھ کر تصفیہ کرتے ہیں اس سلسلہ میں سات جماعتوں کی سپریم کونسل کا فیصلہ اتھارٹی سمجھا جاتا ہے۔ ہم عرصہ دراز سے ان سنگلاخ پہاڑوں میں برسرپیکار ہیں ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ مجاہدین آپس میں دست و گریباں ہوں معمولی اختلافات تو فطری ہیں۔

سوال جن علاقوں پر مجاہدین کا کنٹرول ہے ان علاقوں میں مسائل کیسے حل کئے جاتے ہیں یعنی قوانین کی نوعیت کیا ہے؟

جواب ۹۵ فیصد علاقوں پر مجاہدین کا کنٹرول ہے ان علاقوں میں فیصلے شریعت اسلامی کے مطابق کئے جاتے ہیں شریعت اسلامی ہی قانون ہے اور کوئی قانون نہیں۔

سوال مولانا یہ فرمائیں کہ افغان مسئلہ میں قادیانیوں کی ہمدردیاں کس کے ساتھ ہیں۔

جواب قادیانی کبھی بھی ملت اسلامیہ کے وفادار نہیں رہے ہمیشہ ان کی ہمدردیاں کفر کے ساتھ رہی ہیں افغانستان سے ویسے بھی انہیں خدا واسطے کا بیر ہے کیونکہ موجودہ صدی کے اوائل میں افغانستان کے ایک سابق والی امیر عبدالرحمٰن نے قادیانی مرتد مبلغین کو توپ سے اڑا دیا تھا اور سنگسار بھی کرایا تھا۔ اس لئے قادیانی افغان قوم سے ہمیشہ الرجک رہے ہیں نیز افغانستان سرحد اسلامی ریاست تھی جس میں قادیانیت نہ پنپ سکی لہٰذا ان کی ہمدردیاں روسی استعمار کے ساتھ ہیں جہاد تو ویسے بھی ان کے نزدیک حرام ہے۔

سوال کمانڈر صاحب! آخر میں آپ کوئی پیغام علماء مشائخ کرام اور عوام کے نام دینا پسند فرمائیں گے۔

جواب میں اپنے بزرگوں، علمائے کرام، مشائخ عظام، صوفیائے کرام سے دردمندانہ اپیل کروں گا کہ وہ اپنے متعلقین تلامذہ اور مریدین میں جذبہ جہاد کو بیدار فرمائیں اور افغانستان کے حالات سے عبرت حاصل کریں اور اپنے اختلافات کو پس پشت ڈال کر عالمی

باقی ص۲۲

حالات و واقعات

حیدر آباد اور کراچی کے حالیہ واقعات

اصل دشمن کو پہچانیئے!

اسلام آباد میں مولانا محمد عبداللہ صاحب کی گرفتاری اور رہائی

مبلغ ختم نبوت مولانا احسان دانش پر قاتلانہ حملہ

تحریر:۔ محمد حنیف ندیم

گزشتہ چند ہفتے سے پاکستان کا دوسرا بڑا شہر حیدرآباد فسادات کی لپیٹ میں رہا۔ ہزاروں افراد ہلاک و زخمی ہو چکے ہیں۔ دہشت گردوں نے گھروں میں گھس گھس کر قتل عام کیا یہاں تک کہ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو بھی معاف نہیں کیا۔ رینجرز اور پولیس جو امن کی علمبردار فورسز ہیں انہوں نے ایک رات میں صرف چار افراد کو گرفتار کرنے کے لیے وہ قتل عام کیا جنہیں دیکھ کر اور سن کر کوئی آنکھ ایسی نہ ہوگی جو اشکبار نہ ہوئی ہو عورتیں قرآن پاک سروں پر اٹھا کر گھروں سے باہر نکل آئیں اور قرآن پاک کا واسطہ دے کر رینجرز اور پولیس والوں سے اپیل کی کہ قتل عام بند کر دیں لیکن وہ اتنے سنگدل اور بے رحم تھے کہ قرآن پاک کے واسطے کو بھی تسلیم نہیں کیا بلکہ ان عورتوں پر بھی گولی چلا دی۔ جنہوں نے مسجدوں میں جاکر پناہ حاصل کی، ستم بالائے ستم یہ کہ اس شدت کی گرمی میں کرفیو ۴۸ گھنٹے حیدرآباد کا پانی اور بجلی بند کر دی گئی، اشیائے ضرورت ناپید ہو گئیں۔ معصوم بچے دودھ نہ ملنے کی وجہ سے بلبلاتے رہے۔ لوگوں کو کئی دن تک کئی وقت میسر نہ آسکا اور نوبت فاقوں تک پہنچ گئی۔

اخباری اطلاعات کے مطابق شہر پر راکٹ لانچر بھی داغے گئے جن سے کئی گھر تباہ ہو گئے۔ جب نوبت یہاں تک پہنچی تو اس کا اثر کراچی پر پڑا یہاں بھی ہر طرف موت ناچنے لگی تادم تحریر ایک سو سے زائد افراد لقمۂ اجل بن گئے ہیں۔ جو زخمی ہوئے ان کا تو کوئی حساب ہی نہیں ہر طرف سناٹا طاری ہے۔ مارکیٹیں بند ہیں ٹریفک معطل ہے۔ دفاتر کی حاضری نہ ہونے کے برابر ہے کوئی شخص کسی غرض سے گھر سے باہر نکلتا بھی ہے تو اُسے

یہ توقع نہیں ہوتی کہ وہ زندہ سلامت واپس آجائے گا۔ ڈیفنس اور گلشن کا علاقہ نسبتاً محفوظ تصور کیا جاتا ہے وہاں کے بارے میں یہ خبر اخبار میں آچکی ہے کہ وہاں پانچ سو دہشت گرد داخل ہو چکے ہیں۔ الغرض نئے حالات کی وجہ سے پورا کراچی دہشت زدہ نظر آتا ہے۔

کراچی اور حیدرآباد کے واقعات پر صدر پاکستان، وزیر اعظم، گورنر، وزراء اعلیٰ الغرض حزب اقتدار اور حزب اختلاف سب ہی نے دکھ اور صدمے کا اظہار کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دونوں کی طرف سے الزامی بیانات بھی آرہے ہیں حزب اقتدار والے کہتے ہیں کہ حکومت کو ناکام بنانے کے لیے یہ فسادات اپوزیشن والے کر رہے ہیں جبکہ اپوزیشن والے یہ بیان دے رہے ہیں کہ حکومت اپوزیشن کو کرش کرنے کے لیے خود ایسا کر رہی ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ دونوں ہی پاکستان کے اصل دشمن کو پہچاننے کی کوشش نہیں کر رہے۔

ہم نے انہی کالموں میں اصل دشمن کی اس وقت نشاندہی کر دی تھی جب صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں کراچی ہنگاموں کی لپیٹ میں آیا کہ پاکستان کے اصل دشمن وہ ہیں جو اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں بلکہ اکھنڈ بھارت ان کے ایمان کا جزو ہے اور جن کے پاس تربیت یافتہ مسلح رضاکاروں کی تنظیم بھی موجود ہے جس کا سابقہ نام فرقان بٹالین تھا اور موجودہ نام "خدام الاحمدیہ" ہے صرف اس ایک تنظیم کا سالانہ بجٹ کروڑوں روپے کا ہے اگر اس گروہ کی تمام ذیلی تنظیموں اور پھر "جماعت احمدیہ" کے سالانہ بجٹ کو دیکھا جائے تو وہ پاکستان کے کسی ایک صوبے کے برابر جا پہنچے گا۔ آخر یہ کروڑوں روپے کا بجٹ سوائے تخریب کاری، قتل و غارت اور دہشت گردی کے کہاں خرچ ہو رہا ہے؟

ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ این ایل سی کے ٹرکوں کے ذریعے کراچی سے کھوکھر میں جو قادیانی اسٹیشن ہیں وہاں اسلحہ پہنچایا جا رہا ہے اور کراچی میں این ایل سی کے ٹرکوں کا انچارج ایک قادیانی ہے۔ اس خبر کو شائع ہوئے دو سال گزر گئے لیکن آج تک اس کی تردید نہیں کی گئی جس کا مطلب یہ ہے کہ خبر صحیح تھی۔ آج وہی اسلحہ تخریب کاری اور دہشت گردی کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ اور استعمال کرنے والے فرقان بٹالین (یعنی خدام الاحمدیہ) کے سپاہی ہیں جو تربیت یافتہ اور فوج کے ریٹائرڈ ہیں۔ حیدرآباد کے حالیہ واقعات میں راکٹ اور استعمال کیے گئے ہیں راکٹ لانچر کوئی پٹاخہ نہیں ہے جسے ہر کوئی استعمال کر سکے بلکہ وہ باقاعدہ تربیت یافتہ افراد ہی استعمال کر سکتے ہیں اور تربیت یافتہ افراد سوائے قادیانی جماعت کے اور کسی جماعت کے پاس نہیں ہیں۔

پھر یہ بات بھی غور طلب ہے کہ یہ بات آج تک مرزا محمود اور اس کے لڑکے مرزا طاہر کے سوا کسی نے نہیں کہی کہ

(۱): اول تو پاکستان بنے گا نہیں اگر بن بھی گیا تو ہم دوبارہ متحد کرنے یعنی اکھنڈ بھارت بنانے کی کوشش کریں گے۔

(۲): پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔

(۳): سندھ میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔

(۴): "خدام الاحمدیہ" کے رضاکاروں کو ایک پیغام میں کہا کہ اونچے برجوں پر احمدیت کے جھنڈے گاڑ دو۔

(۵): کوئی صوبہ ایسا ہونا چاہئے جسے ہم احمدی صوبہ کہہ سکیں اور یہ بلوچستان کے متعلق کہا تھا۔

(۶): یہ بات بھی مرزا محمود ہی نے کہی تھی کہ

"قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک عام مومن دو مخالفوں پر بھاری ہوتا ہے اور اگر اس سے ترقی کرے تو ایک مومن دس پر بھاری ہو جاتا ہے اور اگر اس سے بھی ترقی کرے تو صحابہ کے طرز عمل سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک ایک نے ہزار ہزار کا مقابلہ کیا ہے۔ ہماری جماعت مردم شماری کے لحاظ سے پنجاب میں چھپن ہزار ہے گو یہ غلط ہے اور صرف اس ضلع گورداسپور میں تیس ہزار احمدی ہیں مگر فرض کر لو یہ تعداد درست ہے اور فرض کر لو کہ باقی تمام ہندوستان میں ہماری جماعت کے بیس ہزار افراد رہتے ہیں تب بھی یہ ۷۶۰۰۰ آدمی بن جاتے ہیں اور اگر ایک احمدی کو ہزار کے مقابلہ پر رکھا جائے تو ہم ۷۶۰۰۰۰۰۰ کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور ایک ہزار کے مقابل پر ہمارا ایک آدمی ہو تو ہم ساڑھے سات کروڑ کا مقابلہ کر سکتے ہیں اتنی ہی تعداد تمام دنیا کے مسلمانوں کی ہے۔ (آسمانی علوم کے ماہر نام نہاد خلیفہ ربوہ مرزا محمود کی معلومات یا جہالت کا اندازہ لگائیں — [illegible]) پس سارے مسلمان مل کر بھی جسمانی طور پر ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ان پر بھاری ہیں۔ پھر آج کل تو جسمانی مقابلہ ہے ہی نہیں۔ اس لیے اس لحاظ سے بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔"

بیان مرزا محمود الفضل قادیان جلد ۲۱ نمبر ۱۵۱، ۱۲ جون ۱۹۳۴ء

"ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس پر پوری طرح عمل کرے ..... جو احباب بندوق کا لائسنس حاصل کر سکتے ہیں وہ بندوق کا لائسنس حاصل کریں اور جہاں تلوار رکھنے کی اجازت ہے وہاں تلوار رکھیں لیکن جہاں اس کی اجازت ہو وہاں لاٹھی ضرور رکھنی چاہیئے۔"

مرزا محمود — الفضل نمبر ۹۰، ۲۰ مئی ۱۹۳۵ء

جب یہ باتیں مرزا محمود اور مرزا طاہر ہی نے کہی ہیں اور کسی نے نہیں کہیں تو پاکستان کے اصل اور بدترین دشمن صرف اور صرف وہی ہیں ـــــ اس وقت جبکہ حیدرآباد اور کراچی آگ اور خون میں نہا رہے ہیں بھارتی وزیر اعظم وی پی سنگھ پاکستان کو جنگ کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ سرحدوں پر فوجیں جمع کرنے کی خبریں بھی آچکی ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹا جا رہا ہے۔ بظاہر جنگ بھارت کی مجبوری نظر آتی ہے کیونکہ بھارت میں اس وقت یک جماعتی نہیں کئی جماعتی حکومت ہے اپنی وزارت عظمیٰ کو بچانے اور تمام جماعتوں کو متحد رکھنے کے لیے اسکو جنگ ہی کا راستہ نظر آتا ہے۔ جنگ کی صورت میں اسے ایسے جاسوسوں کی ضرورت بھی ہو گی جو پاکستان کے اندر کے راز بھارت تک پہنچا سکیں اور وہ قادیانی ہیں۔ ۶۵ء کی جنگ میں بھی انہوں نے جاسوسی کا کردار ادا کیا اب بھی کریں گے بلکہ کر رہے ہیں۔

لہٰذا ہم حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں سے ہی گزارش کریں گے کہ وہ آستین میں چھپے ہوئے ان سانپوں کو پہچانیں اگر ملک عزیز ہے اور اسے بچانا چاہتے ہیں تو انہیں فوراً کچل ڈالیں۔

●● - - - - - - - -

مرکزی جامع مسجد اسلام آباد کے خطیب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب گرفتار کر لیے گئے۔ اخبارات میں ان کی گرفتاری کی زیادہ تفصیل نہیں لکھی صرف یہ لکھا ہے کہ انہیں پمفلٹ کیس میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اس پمفلٹ کا نام بھی ظاہر نہیں کیا گیا۔ اسلام آباد سے آمدہ اطلاعات کے مطابق ایک سفید کار جس میں سادہ کپڑوں

میں چند روز میں کلاشنکوفوں سے مسلح تھے، مسجد کے ارد گرد چکر لگا رہی تھی چونکہ وہ مشکوک انداز میں گھوم رہی تھی اس لیے وہاں پر موجود کچھ نوجوانوں نے مولانا کو آگاہ کیا اور کہا کہ وہ مسجد سے باہر نہ نکلیں۔ تاہم مولانا باہر گئے اور ان سے آمد کا مقصد پوچھا انہوں نے کہا کہ آپ کو ڈی سی صاحب بلا رہے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ میں ڈی سی صاحب سے خود بات کرتا ہوں پھر میں فیصلہ کروں گا جانا ہے یا نہیں۔ انہوں نے پکڑ کر گھسیٹنے کی کوشش کی لیکن چونکہ وہاں کافی تعداد میں نوجوان موجود تھے اس لیے وہ مولانا کو گرفتار نہ کر سکے لیکن انہوں نے پولیس کو وائرلیس کر دیا فوری طور پر پولیس آگئی اور مولانا کو گرفتار کر کے لے گئی۔

مولانا کی گرفتاری پر اس وقت میں منظم ہوا اور دارات کو بھی مظاہرہ کیا گیا نماز شرکت پر اداکی پولیس نے آنسو گیس کو استعمال کر کے مجمع کو منتشر کر دیا اور ایک نوجوان کو بھی گرفتار کیا۔ یہ خبریں بھی گشت کر رہی ہیں کہ مولانا کو امامت و خطابت سے معطل کر دیا گیا ہے۔ قبل ازیں مولانا کو حکومت کی طرف سے کئی نوٹس بھی ملے جن میں مولانا کی کچھ تقریروں پر اعتراض کیا گیا۔ پرچند کا اور اس میں سادہ کپڑوں میں ملبوس افراد مشکوک حالت میں گھوم رہے تھے وہ دراصل مولانا کو اغوا کر کے نامعلوم مقام پر لے جا کر قتل کرنا چاہتے تھے لیکن کافی تعداد میں نوجوانوں کی موجودگی کی وجہ سے وہ اغوا کرنے سے قاصر رہے۔

گذشتہ چند سالوں میں پاکستان میں علماء کو قتل کرنے کی باقاعدہ مہم چلائی جارہی ہے بہت سے علماء جام شہادت نوش کر چکے ہیں اب مولانا محمد عبداللہ صاحب کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کرنا تھا۔ چونکہ اسلام آباد مرکزی حکومت کے ماتحت ہے اس لیے اس کی تمام تر ذمہ داری مرکزی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اب وہ جیل سے رہا ہو چکے ہیں لیکن وہاں بھی ان کی زندگی خطرے میں نظر آتی تھی۔ ہم متنبہ کرتے ہیں کہ حکومت ایسی گھناؤنی حرکتوں سے باز آجائے ورنہ علماء کی گرفتاریوں کا ردعمل انتہائی شدید ہوگا۔

دوسری طرف راولپنڈی میں ختم نبوت کے مبلغ مولانا احسان دانش پر قاتلانہ حملہ کروایا گیا جس میں پنڈوڑہ کا ایک مرزائی ملوث بتایا جاتا ہے۔ کچھ دنوں پہلے چند قادیانیوں نے دفتر ختم نبوت راولپنڈی پر حملہ کر کے توڑ پھوڑ کی۔ ابھی تک اس مقدمہ میں ملوث مرزائیوں کو گرفتار نہیں کیا گیا اور راولپنڈی کی پولیس جانبداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانیوں کی سرپرستی کر رہی ہے۔

راولپنڈی کا یہ مسئلہ صوبائی مسئلہ ہے۔ نواز شریف صاحب کی حکومت کو ان دونوں واقعات کا سختی سے نوٹس لینا چاہیے اور مولانا احسان دانش پر قاتلانہ حملہ کے مرتکب افراد نیز دفتر ختم نبوت میں توڑ پھوڑ کرنے والے قادیانیوں کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہیے۔

حدیث شریف کی ایک اہم اور نایاب کتاب

مسند ابو داؤد الطیالسی

للحافظ الکبیر سلیمان بن داؤد بن الجارود الفارسی البصری الشہیر بابی داؤد الطیالسی رحمہ اللہ المتوفی ۲۰۴

پاکستان میں پہلی بار معیاری طباعت عمدہ کاغذ و جلد بندی کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہے

قیمت مجلد : ایک سو پچاس روپے (۱۵۰/-)

ناشر: مکتبہ حسینیہ قذافی روڈ گرجاکھ گوجرانوالہ

جبار کارپٹس

ڈیلرز

قائد آباد کارپٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپٹ ○

یونائیٹڈ کارپٹ ○ ڈیکورا کارپٹ ○ اولمپیا کارپٹ

مساجد کیلئے خاص رعایت

مسئلہ ختم نبوت اور ہماری زندگی پر اسکے اثرات

مولانا منظور احمد الحسینی

تفسیر روح المعانی میں تصریح موجود ہے

وَالْخَاتَمُ اِسْمُ اٰلَةٍ لِمَا يُخْتَمُ بِهٖ كَا
لطَّابِعِ لِمَا يُطْبَعُ بِهٖ فَمَعْنٰى خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ
الَّذِيْ خُتِمَ النَّبِيُّوْنَ بِهٖ وَمَاٰلُهٗ اٰخِرُ النَّبِيِّيْنَ

(روح المعانی ص ۶۵ ج ۲۲)

ترجمہ: اور خاتم بالفتح اس آلہ کا نام ہے جس سے مہر لگائی جائے پس خاتم النبیین کے معنی یہ ہوں گے "وہ شخص جس پر انبیاء ختم کئے گئے" اور اس معنی کا نتیجہ بھی یہی آخر النبیین ہے

اور علامہ احمد معروف بہ ملا جیون صاحب نے اپنی تفسیر احمدی میں اس لفظ کے معنی کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

وَالْمَاٰلُ عَلٰى كُلِّ تَوْجِيْهٍ هُوَ
الْمَعْنَى الْاٰخِرُ وَلِذٰلِكَ فَسَّرَ
صَاحِبُ الْمَدَارِكِ قِرَاءَةَ
عَاصِمٍ بِالْاٰخِرِ وَصَاحِبُ
الْبَيْضَاوِيْ كُلَّ الْقِرَاءَتَيْنِ
بِالْاٰخِرِ۔

ترجمہ: اور نتیجہ دونوں صورتوں (بالفتح بالکسر) میں وہ صرف معنی آخر ہی ہیں اور اسی لئے صاحب تفسیر مدارک نے قرأت عاصم یعنی بالفتح کی تفسیر آخر کے ساتھ کی ہے، اور بیضاوی نے دونوں قراءتوں کی یہی ایک تفسیر کی ہے

روح المعانی اور تفسیر احمدی کی ان عبارتوں سے یہ بات بالکل روشن ہوگئی کہ لفظ خاتم کے جو دو معنی آیت میں بیان کئے ہیں ان کا بھی خلاصہ اور نتیجہ صرف ایک ہی ہے یعنی آخر النبیین، اور اسی بنا پر بیضاوی نے دونوں قراءتوں کے ترجمہ میں کوئی فرق نہیں کیا۔ بلکہ دونوں صورتوں میں آخر النبیین تفسیر کی ہے۔

پھر خداوند عالم ائمہ لغت کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے صرف اسی پر بس نہیں کی کہ لفظ خاتم کے معنی کو جمع کر دیا، بلکہ تصریحاً اس آیت شریفہ کے متعلق جس پر اس وقت ہماری بحث ہے صاف طور پر بتلا دیا کہ تمام معانی میں سے جو لفظ خاتم میں لغتہ محتمل ہیں اس آیت میں صرف یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ آپ سب انبیاء کے ختم کرنے والے اور آخری نبی ہیں۔

خدائے علیم و خبیر ہی کو معلوم ہے کہ لغت عرب پر آج تک کتنی کتابیں چھوٹی بڑی اور معتبر و غیر معتبر لکھی گئیں اور کہاں کہاں اور کس صورت میں موجود ہیں، ہمیں تو نہ ان سب کے جمع کرنے کی ضرورت ہے اور نہ یہ کسی بشر کی طاقت ہے بلکہ صرف ان چند کتابوں سے جو عرب و عجم میں مسلم الثبوت ہیں قابل استدلال سمجھی جاتی ہیں "مشتے نمونہ از خروارے" ہدیہ ناظرین کر کے یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ لفظ خاتم بالفتح اور بالکسر کے معانی میں ائمہ لغت نے آیت مذکورہ میں کون سے معنی تجویز کئے ہیں

مفردات القرآن

یہ کتاب امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ عجیب تصنیف ہے کہ اپنی نظیر نہیں رکھتی، خاص قرآن کے لغات کو نہایت عجیب انداز سے بیان فرمایا ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے اتقان میں فرمایا ہے کہ لغات قرآن میں اس سے بہتر کتاب آج تک تصنیف نہیں ہوئی آیت مذکورہ کے متعلق اس کے یہ الفاظ ہیں۔

وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لِاَنَّهٗ خَتَمَ النُّبُوَّةَ
اَىْ تَمَّمَهَا بِمَجِيْئِهٖ

(مفردات راغب ص ۱۴۲)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا۔ یعنی آپ نے تشریف لا کر نبوت کو تمام فرمایا۔

المحکم لابن السیدہ

لغت عرب کی وہ معتمد علیہ کتاب ہے جس کو علامہ سیوطیؒ نے ان معتبرات میں سے شمار کیا جن پر قرآن کے بارے میں اعتماد کیا جا سکے

وَخَاتِمُ كُلِّ شَيْءٍ وَخَاتِمَتُهٗ عَاقِبَتُهٗ
وَاٰخِرُهٗ (از لسان العرب)

ترجمہ: اور خاتم اور خاتمہ ہر شئے کے انجام اور آخر کو کہا جاتا ہے۔

تہذیب للازھری

اس کو بھی سیوطیؒ نے معتبرات لغت میں شمار کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

وَالْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ مِنْ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي التَّنْزِيْلِ
الْعَزِيْزِ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَىْ
اٰخِرَهُمْ (از لسان العرب)

ترجمہ: اور خاتم بالفتح اور خاتم بالکسر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں سے ہیں اور قرآن عزیز میں ہے کہ نہیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ، لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور سب نبیوں میں آخری نبی ہیں۔

اس میں کس قدر صراحت کے ساتھ بتلا دیا گیا کہ خاتم بالکسر اور خاتم بالفتح دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہیں، اور قرآن مجید میں خاتم النبیین سے آخر النبیین مراد ہے کیا ائمہ لغت کی اتنی تصریحات کے بعد بھی کوئی مصنف اس معنی کے سوا کوئی اور معنی تجویز کر سکتا ہے؟

لسان العرب

لغت کی مقبول کتاب ہے عرب وعجم میں مستند مانی جاتی ہے اس کی عبارت یہ ہے:۔

خَاتِمُهُمْ وَخَاتَمُهُمْ آخِرُهُمْ عَنِ اللَّحْيَانِي وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

ترجمہ:۔ خاتم القوم بالکسر اور خاتم القوم بالفتح کے معنی آخر القوم ہیں اور یہی معنی پر لحیانی سے نقل کیا جاتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا (یعنی آخر الانبیاء)

اس میں بھی یہ وضاحت بتلایا گیا کہ بالکسر کی قرأت لی جائے یا بالفتح کی ہر صورت میں خاتم النبیین اور خاتم الانبیاء کے معنی آخر النبیین اور آخر الانبیاء ہوں گے

لسان العرب کی اس عبارت سے ایک قاعدہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ اگرچہ لفظ خاتم بالفتح اور بالکسر دونوں کے بحیثیت نفس لغت بہت سے معانی ہو سکتے ہیں لیکن جب قوم یا جماعت کی طرف اس کی اضافی کی جاتی ہے تو اس کے معنی صرف آخر اور ختم کرنے والے کے ہوتے ہیں۔ غالبا اسی قاعدہ کی طرف اشارہ کرنے کیلئے لفظ خاتم کو تنہا ذکر نہیں کیا، بلکہ قوم اور جماعت کے ضمیر کی طرف اضافت کے ساتھ بیان کیا ہے لغت عرب کے تتبع وتلاش کرنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ لفظ خاتم بالکسر یا بالفتح جب کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنی آخر ہی کے ہوتے ہیں، آیت مذکورہ میں بھی خاتم کی اضافت جماعت نبیین کی طرف ہے اس لئے اس کے معنی آخر النبیین اور نبیوں کے ختم کرنے والے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتے اسی قاعدہ کی تائید تاج العروس شرح قاموس سے بھی ہوتی ہے، وھو ھذا۔

تاج العروس

شرح قاموس للعلامۃ الزبیدی میں لحیانی سے نقل کیا ہے۔

وَمِنْ أَسْمَائِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ وَهُوَ الَّذِیْ خَتَمَ النُّبُوَّةَ بِمَجِيْئِهٖ

ترجمہ:۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں سے خاتم بالکسر اور خاتم بالفتح بھی ہے اور خاتم وہ شخص ہے جس نے اپنے تشریف لانے سے نبوت کو ختم کر دیا ہو۔

مجمع البحار

جس میں لغات حدیث کو مستند طریق سے جمع کیا گیا ہے اس کی عبارت درج ذیل ہے۔

اَلْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ مِنْ أَسْمَائِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ اِسْمٌ أَيْ آخِرُهُمْ وَبِالْكَسْرِ اِسْمُ فَاعِلٍ۔

(مجمع البحار)

ترجمہ:۔ "خاتم بالکسر اور خاتم بالفتح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں سے ہے، بالفتح اسم ہے جس کے معنی آخر کے ہیں اور بالکسر اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کے معنی تمام کرنے والے کے ہیں۔

نیز مجمع البحار صفحہ ۳۲۹ ج ۱ میں ہے:۔

خَاتِمُ النُّبُوَّةِ بِكَسْرِ التَّاءِ أَيْ فَاعِلُ الْخَتْمِ وَهُوَ الْإِتْمَامُ وَبِفَتْحِهَا بِمَعْنَى الطَّابِعِ أَيْ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ۔

ترجمہ:۔ "خاتم النبوۃ بکسر تاء یعنی تمام کرنے والا اور بالفتح تاء بمعنی مہر یعنی وہ شے جو اس پر دلالت کرے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں"۔

قاموس

میں ہے:۔

وَالْخَاتِمُ آخِرُ الْقَوْمِ كَالْخَاتَمِ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ أَيْ آخِرُهُمْ۔

ترجمہ:۔ "اور خاتم بالکسر اور خاتم بالفتح قوم میں سب سے آخر کو کہا جاتا ہے اور اسی معنی میں ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد خاتم النبیین یعنی آخر النبیین۔

اس میں بھی لفظ قوم "بتلا کر قاعدہ مذکورہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، نیز مسئلہ زیر بحث کا بھی نہایت وضاحت کے ساتھ فیصلہ کر دیا ہے۔

کلیات ابی البقاء

لغت عرب کی مشہور ومعتمد کتاب ہے، اس میں مسئلہ زیر بحث کو سب سے زیادہ واضح کر دیا ہے، ملاحظہ ہو:۔

وَتَسْمِيَةُ نَبِيِّنَا خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ لِأَنَّ الْخَاتَمَ آخِرُ الْقَوْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

(کلیات ابی البقاء، ص ۳۱۹)

ترجمہ:۔ "اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم الانبیاء اس لئے رکھا گیا کہ خاتم آخر قوم کو کہتے ہیں، اور اسی معنی میں خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن اللہ کے رسول ہیں، اور آخر سب نبیوں کے"۔

اس میں نہایت صاف کر دیا گیا ہے کہ آپ کے خاتم الانبیاء اور خاتم النبیین نام رکھنے کی وجہ ہی یہ ہے کہ خاتم القوم کو کہا جاتا ہے اور آپ آخر النبیین ہیں۔

نیز ابوالبقاء نے اس کے بعد کہا ہے کہ:۔

وَنَفْيُ الْأَعَمِّ يَسْتَلْزِمُ نَفْيَ الْأَخَصِّ

ترجمہ:۔ اور عام کی نفی خاص کی نفی کو بھی مستلزم ہے:۔

جس کی غرض یہ ہے کہ نبی عام ہے، تشریعی ہو یا غیر تشریعی، اور رسول خاص تشریعی کے لئے بولا جاتا ہے، اور آیت میں جب کہ عام نبی کی نفی کر دی گئی تو خاص یعنی رسول کی بھی نفی ہونا لازمی ہے لہذا معلوم ہوا کہ اس آیت سے تشریعی اور غیر تشریعی ہر قسم کے نبی کا اختتام اور آپ کے بعد پیدا ہونے کی نفی ثابت ہوتی ہے جو لوگ آیت میں تشریعی اور غیر تشریعی کی تقسیم گھڑتے ہیں علامہ ابوالبقاء نے پہلے ہی سے ان کے لئے رد تیار کر رکھا ہے۔

صحاح العربیہ للجوہری

جس کی شہرت معراج محتاج بیان نہیں، اس کی عبارت یہ ہے:۔

وَالْخَاتِمَةُ وَالْخَاتِمُ بِكَسْرِ التَّاءِ وَ

باقی ص ۲۶

حضرت مسیحؑ کی قبر کشمیر میں نہیں

قادیانی دلیل کی تردید

(۱) مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں۔ کہ یوز آسف نام کا ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ کہلاتا تھا۔ وہ دور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا۔ اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شہزادہ بھی کہلاتا تھا۔ اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا۔ اس ملک کا وہ باشندہ تھا۔" صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عیسائی اور مسلمان ہرگز اس بات پر اتفاق نہیں رکھتے کہ

(۱) یوز آسف کا زمانہ وہی زمانہ ہے۔ جو مسیح کا زمانہ ہے۔

(ب) جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا۔ اس ملک کا یوز آسف باشندہ تھا۔

یہ دونوں باتیں مرزا صاحب نے اپنے دل سے بنائی ہیں تاکہ ثابت کریں کہ یوز آسف کی قبر یسوع مسیح کی قبر ہے۔

(۲) کتاب "چشمہ مسیحی" کے صفحہ اخبار بدر مورخہ ۹ مارچ ۱۹۰۶ء کے صفحہ اور اخبار الحکم مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ پر مرزا صاحب کے الفاظ یوں ہیں:۔

" یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ ضرور حضرت عیسٰی علیہ السلام ہندوستان میں آئے تھے۔ اور حضرت عیسٰی کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔ ایک اور امر تعجب انگیز ہے۔ کہ یوز آسف کی قدیم کتاب (جس کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے یہی خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسٰی کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے) جس کے ترجمے تمام ممالک یورپ میں ہو چکے ہیں انجیل کے اکثر مقامات سے ایسا توارد ہے۔ کہ بہت سی عبارتیں باہم ملتی ہیں۔ مگر ہماری رائے تو یہ ہے۔ کہ حضرت عیسٰی کی یہ انجیل ہے۔ جو ہندوستان کے سفر میں لکھی گئی ہے۔"

اے جناب آپ کی رائے کیا حیثیت رکھتی ہے۔ آپ کی یہ رائے کہ خود حضرت عیسٰی کی یہ انجیل ہے۔ جو ہندوستان کے سفر میں لکھی گئی ہے۔ بے دلیل ہے۔ واقعات کا ثبوت دلائل سے ہوتا ہے نہ کہ قیاسات سے اگر عیسٰی نے ہندوستان کے سفر میں یہ انجیل لکھی ہے تو آپ نے یہ نہ بتایا کہ کس مقام پر لکھی تھی۔ اور کس زبان میں لکھی تھی۔ بہرحال اس عبارت سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ یوز آسف کی قدیم کتاب کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے بھی خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسٰی کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے" پس ثابت ہوا کہ شاہزادہ یوز آسف حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہوا ہے۔

بابو حبیب اللہ امرتسری

(۳) کتاب یوز آسف و بلوہر (مطبع حسنی دہلی کی چھپی ہوئی) کے صفحہ پر لکھا ہے کہ کتاب سوانح یوز آسف حضرت عیسٰیؑ کے زمانہ سے کچھ ہی پہلے لکھی گئی تھی۔ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ شاہزادہ یوز آسف حضرت مسیح سے بہت پہلے ہوا ہے۔ اس کتاب "یوز آسف و بلوہر" کے اسی صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ

" پھر جب یوز آسف پر ایمان لایا تھا۔ تو اس وقت تین سو برس بدھ کو ہو چکے تھے" اس کا نام گوتم رشی بدھ ۵۵۰ سال قبل مسیح پیدا ہوئے تھے۔ اور ۴۸۰ ق م میں فوت ہوئے تھے۔ (تاریخ ہند مولفہ اقبال ص ۳)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شاہزادہ یوز آسف حضرت یسوع مسیح سے کئی سو سال پیشتر گذرا ہے۔

(۴) مولوی سید صادق حسین صاحب مرزائی مختار عدالت اٹاوہ کی کتاب کشف الاسرار (مطبوعہ ۱۹۱۱ء مطبع بدر قادیان) کے صفحہ پر یہی الفاظ لکھے ہیں۔ کہ

" پھر جب یوز آسف پر ایمان لایا ہے۔ تو اس وقت تین سو برس بدھ کو ہو چکے تھے۔ یوز آسف کے زمانے کے دو سو برس کے بعد یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اور چونکہ بدھ حضرت عیسٰی سے قریباً پانچ سو برس پہلے گذرا ہے۔ اسلئے کہا جا سکتا ہے کہ کتاب غالباً حضرت عیسٰی کے زمانہ سے کچھ ہی پہلے لکھی گئی تھی۔"

اس سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ یوز آسف شاہزادہ سے کئی سو سال بعد حضرت یسوع مسیح ہوئے ہیں

(۵) کتاب راز حقیقت کے صفحہ ۱۱ و ۱۵ و ۱۹ پر ہے۔

" اور بموجب شہادت کشمیر کے لوگوں کے عرصہ انیس سو برس کے قریب سے یہ مزار سری نگر محلہ خانیار میں ہے۔"

اور اسی کتاب راز حقیقت کے صفحہ ۱۵ کے حاشیہ پر ہے

" پھر انیس سو سال تک اس کے مزار کی مدت بیان کئے جانا۔"

حضرت مسیح ابن مریم کی نسبت مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ "ان کی عمر ۱۲۰ برس کی ہوئی ہے۔"

(راز حقیقت صفحہ ۲ و صفحہ ۹ کا حاشیہ)

اور کتاب راز حقیقت نومبر ۱۸۹۸ء میں لکھی گئی تھی۔

اگر سری نگر کشمیر کے محلہ خانیار والی قبر حضرت مسیح کی قبر ہوتی اور حضرت مسیح نے ۱۲۰ برس عمر پائی ہوتی تو اس مزار کی مدت ۱۷۷۸ سال ہوتی ہے۔ نہ کہ انیس سو سال۔ انیس صدیاں تو مسیح کی پیدائش پر ہوئیں۔ اب مرزا صاحب کے پیش کردہ گواہوں کی اور گواہی سنیئے۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

" یہ مقام جہاں یسوع مسیح کی قبر ہے۔ خطہ کشمیر ہے یعنی سری نگر محلہ خانیار ہے۔ اس بارے میں پرانی کتابیں دستیاب ہوتی ہیں۔ جو اس قبر کا حال بیان کرتی ہیں۔ پرانی قبر کے دیکھنے والے بھی شہادت دیتے ہیں۔ کہ یہ یسوع مسیح کی قبر ہے۔ علاوہ ازیں سری نگر اور اس کے نواح کے کئی لاکھ آدمی ہر ایک فرقے کے بالاتفاق گواہی دیتے ہیں۔ کہ صاحب قبر کو عرصہ انیس سو سال کا ہوا ہے۔ کہ ملک شام کی طرف سے اس ملک میں آیا تھا۔ اور اسرائیلی نبی۔ اور شہزادہ نبی کے نام سے شہرت

رکھتا تھا۔ قوم نے قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس لئے بھاگ آیا تھا۔" (ریویو آف ریلیجنز جلد اول ص۲ ص ۴۱۹)

یہاں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ "سری نگر اور اس کے نواح کے کئی لاکھ آدمی ہر ایک فرقے کے بالاتفاق گواہی دیتے ہیں کہ صاحب قبر قریباً انیس سو سال کا ہوا ہے کہ ملک شام کی طرف سے اس ملک میں آیا تھا" مرزا صاحب کے پیش کردہ گواہوں کے بیانات میں سخت اختلاف ہے۔ کہاں انیس سال تک اس کے مزار کی مدت بیان کئے جانا۔ کہاں یہ بیان کہ صاحب قبر عرصہ انیس سال کا ہوا ہے۔ کہ ملک شام کی طرف سے اس ملک میں آیا تھا" پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح کی قبر سری نگر محلہ خانیار میں بتلانا سراسر جھوٹا قصہ ہے۔

(۶) کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے ص ۲۲۷ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

" اور کشمیر کی تاریخی کتابیں جو ہم نے بڑی محنت سے جمع کی ہیں۔ جو ہمارے پاس موجود ہیں۔ ان سے بھی مفصلاً یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک زمانہ میں جو اس وقت شمار کی رو سے دو ہزار برس کے قریب گذر گیا ہے۔ ایک اسرائیلی نبی کشمیر میں آیا تھا۔ جو بنی اسرائیل میں سے تھا۔ اور شاہزادہ نبی کہلاتا تھا اس کی قبر محلہ خانیار میں ہے۔ جو یوز آسف کی قبر کرکے مشہور ہے"

دعوے تو اتنا بڑا ہے کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کشمیر کی طرف سفر کرنا ایسا امر نہیں ہے۔ جو بے دلیل ہو۔ بلکہ بڑے دلائل سے یہ امر ثابت کیا گیا ہے" (ص ۲۲۹) مگر دلائل قوی اس پر پیش نہیں کرتے ہیں۔ اور نہ یہ بتلاتے ہیں کہ کشمیر کی تاریخی کتابیں کس زمانہ میں ہیں۔ ان کے مصنف کون ہیں۔ اور کس زمانے میں ہوئے ہیں۔ مرزا صاحب نے کشمیر کی تاریخی کتابیں کے الفاظ لکھ کر حوالہ تو خوب دیا ہے۔ مگر نہ تو صفحہ لکھا ہے۔ اور نہ ان کی اصل عبارتیں لکھی ہیں۔ معلوم نہیں کہ اس قدر اخفا کیوں کیا گیا ہے صرف یہ الفاظ لکھنے سے کہ کشمیر کی تاریخی کتابیں جو ہم نے بڑی محنت سے جمع کی ہیں۔ جو ہمارے پاس موجود ہیں۔" مخالف مان نہیں سکتا۔ جب تک اصل عبارت مع حوالہ صفحہ درج نہ کی جائے۔

قادیانی دلیل نمبر ۶

(۱) مرزا غلام احمد صاحب اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" کے ص ۱۳ پر یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

" کتاب سوانح یوز آسف جس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ ایک نبی یوز آسف کے نام مشہور تھا۔ اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا۔ اور پھر اسی کتاب میں اسی نبی کی تعلیم لکھی ہے اور وہ تعلیم مسئلہ تثلیث کو الگ رکھ کر بعینہ انجیل کی تعلیم ہے انجیل کی مثالیں اور بہت سی عبارتیں اس میں بعینہ درج ہیں۔ چنانچہ پڑھنے والے کو کچھ بھی اس میں شک نہیں رہ سکتا۔ کہ انجیل اور اس کتاب کا موقف ایک ہی ہے۔ اور طرفہ تر یہ کہ اس کتاب کا نام بھی انجیل ہی ہے۔ اور استعارہ کے رنگ میں یہودیوں کو ایک ظالم باپ قرار دے کر ایک لطیف قصہ بیان کیا ہے۔ جو عمدہ نصائح سے پر ہے"

(۲) ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے ص ۲۲۸ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

" اور یوز آسف کی کتاب میں صریح لکھا ہے۔ کہ یوز آسف پر خدا تعالیٰ کی طرف سے انجیل اتری تھی"

(۳) ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۲۹ پر مرزا صاحب کے الفاظ یوں ہیں۔

" اور یوز آسف کے حالات کے بیان کرنے کے بارے میں مسلمانوں کی کتابوں میں بعض ہزار برس سے زیادہ زمانہ کی تالیف ہیں۔ جیسا کہ کتاب اکمال الدین جس میں یہ تمام باتیں درج ہیں۔ اور اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ یوز آسف نے جو شاہزادہ نبی تھا اپنی کتاب کا نام انجیل رکھا تھا۔ سو اس کتاب کے ذریعہ سری نگر میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ ایسے پرانے نوشتے اور تاریخی کتابیں پائی گئیں ہیں۔

جاری ہے

خالص اور سفید
صاف وشفاف
شکر (چینی)
باوانی شوگر ملز لمیٹڈ
کراچی
پتہ
حبیب اسکوائر ـــ ایم اے جناح روڈ ـ بندر روڈ کراچی

مشاہدات و تاثرات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ایک ہمہ گیر تحریک

تحریر: مولوی محمد عباس جامعہ مدینہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا نام ہر مسلمان کے لئے عقیدت ومحبت، ایثار وقربانی اور خلوص وللّٰہیت کا وہ مقام و درجہ رکھتا ہے جو شاید کسی اور تنظیم کے حصہ میں نہیں آیا۔ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر سچا عاشق اور آپ کے لائے ہوئے دین کامل کا ہر پیروکار، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادنیٰ خادم اور رضاکار بننا اپنے لئے باعث صد افتخار واعزاز سمجھتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کی ظلمت اور تاریکی کے خلاف ایک مینارۂ نور ہے جس کے ذریعے پورا عالم رشد وہدایت کا درس حاصل کر رہا ہے کتنے بھٹکے ہوئے اور درماندہ راہ لوگ اس نور ہدایت اور اس پیغام حق اور صداقت کی بدولت گمراہی وضلالت کے قعر مذلت میں گرنے سے بچ گئے ہیں۔

اور انہیں بین الاقوامی دجال مرزا قادیانی لعنۃ اللہ علیہ کی چالاکیوں، فریب کاریوں اور اس روسیاہ کے تاریک کردار سے آگاہی حاصل ہوئی ہے اس میں یقیناً کوئی شک نہیں ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عالمی افق پر آفتاب کی مانند رشد وہدایت اور عشق ومحبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شعاعیں اور کرنوں کو تقسیم کر رہی ہے۔

اس مبارک و مقدس پلیٹ فارم پر کام کرنے والے خوش نصیب لوگ سرکار دو عالم، ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت کے دیوانے اور پروانے ہیں کراچی سے خیبر تک دلی سے کشمیر تک مغربی یورپ سے لے کر مشرقی یورپ تک براعظم ایشیا سے لے کر براعظم افریقہ تک شمالی یمن سے لے کر جنوبی یمن تک، لندن کے ویمبلے ہال سے لیکر امریکہ کے وائٹ ہاؤس تک، بھوپال سے مونٹریال تک، نیو یارک سے ڈنمارک تک، مشرقی جرمنی سے لے کر مغربی جرمنی تک کوہ ہمالیہ سے لے کر چکلالہ تک، ہالینڈ، نیوزی لینڈ اور سوئزرلینڈ تک غرض دنیا کے ہر گوشے کے لئے کرۂ ارض کے ہر خطہ کے لئے اور اس کے باسیوں کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک ہی پیغام ہے ایک ہی اعلان ہے، جس کا شاہد قرآن ہے اسے نازل کرنے والی ذات رب رحمٰن ہے "ہمارا پیارا نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان ہے" اور جو اس اعلان کو نہ مانے اور انکار کرے یا تاویل کرے وہ بے ایمان ہے جیسے کہ مرزا قادیان ہے۔

دوستو! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک ہمہ گیر اور پورے عالم اسلام کی اجتماعی تحریک کا نام ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کی سرکوبی کے لئے اور قادیانیوں کے ناپاک عزائم اور ان کی مکروہ سازشوں کے خلاف بند باندھ کر پورے عالم اسلام کی نمائندگی اور ترجمانی کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر تمام مکاتب فکر متحد ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ منسلک ہونا کتنی بڑی سعادت ہے اس کا احاطہ الفاظ میں کرنا مشکل ہے۔

آیئے ہم سب متحد ہو کر یک جان ہو کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پیغام کو لے کر اٹھیں اور پوری دنیا پر چھا جائیں اسی میں دنیا وآخرت کی سرخروئی اور کامیابی کا راز مضمر ہے کون نہیں جانتا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی آواز حق پر لبیک کہتے ہوئے غازی علم الدین شہید نے ایک گستاخ رسول کو واصل جہنم کر دیا تھا آج ہم بھی یہ عہد کریں کہ جب تک زندہ رہیں گے سید عطاء اللہ شاہ بخاری بن کر اور جب مریں گے تو غازی علم الدین شہید بن کر۔

موجودہ حالات میں ہماری ذمہ داریوں میں کہیں زیادہ اضافہ ہو چکا ہے ہمیں کسی طور بھی یہ بات ذہن سے نہیں نکالنی چاہیئے کہ قادیانی اسلام، پاکستان اور پوری امت مسلمہ کے دشمن ہیں قادیانیوں کے مکروہ عزائم اور ان کی تخریب کاریوں سے پورے عالم اسلام اور اپنے ملک کو بچانا ہمارا نصب العین ہونا چاہیئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نئی نسل کو فتنہ قادیانیت کے مہلک اثرات سے بچانا چاہتی ہے اس کے لئے مجلس کا لٹریچر اور بطور خاص ہفت روزہ "ختم نبوت" انٹرنیشنل کراچی بہت اہمیت رکھتے ہیں۔

باقی صـ ۲۴

ARFI JEWELLERS عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY
ممتاز زیورات ـ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

ڈھاکہ بنگلہ دیش میں

تحفظ ختم نبوت اندولن کے زیرِ اہتمام

دو روزہ بین الاقوامی ختمِ نبوّت سیمینار

ختم نبوت اندولن پریشد بنگلہ دیش کے زیر اہتمام مورخہ ۸، ۹ دسمبر ۱۹۹۰ء کو ڈھاکہ جامعہ حسینیہ عرض آباد میر پور میں منعقد ہونے والے دو روزہ "ختم نبوت سیمینار" میں بنگلہ دیش حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ بنگلہ دیش میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور قادیانی تفسیر جو حال ہی میں بنگلہ زبان میں شائع ہوئی ہے اس پر پابندی لگائی جائے اس لئے کہ وہ تفسیر تحریف شدہ ہے

اس ختم نبوت سیمینار میں بھارت سے فدائے ملت حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم، پاکستان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا عبدالمجید ندیم، مولانا محمد انوری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، صاحبزادہ عزیز احمد نے شرکت کی۔ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں ڈھاکہ کے سعودی سفارتخانہ کے اسلامی امور کے سیکرٹری جناب خالد السبیعی نے سعودی سفیر کے نمائندے کی حیثیت سے شرکت کی۔

سیمینار کے افتتاحی اجلاس کی صدارت حضرت مولانا شیخ عبدالکریم رکونیا سلہٹ والے نے کی۔ ختم نبوت اندولن پریشد بنگلہ دیش کے صدر مولانا شمس الدین قاسمی نے اپنے افتتاحی اجلاس میں قادیانی فتنہ بنگلہ دیش کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قادیانی فتنہ انگریز کا لگایا ہوا پودا ہے اور آج یہ فتنہ بنگلہ دیش کے مسلمانوں کے لئے ایک چیلنج بن چکا ہے انہوں نے کہا کہ قادیانی یہ سمجھ رہے تھے یہاں میدان خالی ہے اور یہاں کے بھولے بھالے مسلمانوں کو آسانی سے مرتد بنایا جاسکتا ہے یہ ان کی غلط فہمی ہے یہاں مسلمان غریب ضرور ہیں لیکن ایمان کا سودا کرنے والے نہیں ہیں انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۵ء کے بعد ایم ایم احمد جیسے قادیانی سودا گر حکام نے یہاں قادیانیت کو بہت تقویت پہنچائی۔ دور ایوبی میں ہمارے سرحدی علاقے ضلع چٹاگرام میں دو مواضع زمین ایم ایم احمد قادیانی کے ایماء پر قادیانیوں کے نام الاٹ کردی اور وہاں قادیانیوں نے "احمد نگر" کے نام سے قادیانی کالونی بنائی۔ مولانا نے مزید کہا کہ اس وقت قادیانی گروہ نے بنگلہ دیش میں اپنی اشتعال انگیز سرگرمیاں شروع کردی ہیں اس لئے اب

اخبارِ ختمِ نبوّت

اکابر علمائے کرام کے مشورہ سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے ختم نبوت اندولن پریشد بنگلہ دیش کے نام سے ایک مستقل تنظیم کا وجود عمل میں آیا ہے۔ اس تنظیم کے کارکنوں اور مبلغوں نے گذشتہ ۷ ماہ میں شدید محنت کرکے پورے بنگلہ دیش میں تقریباً ۵۰ اضلاع میں اس کی شاخیں قائم کرلی ہیں اب میدان قادیانیوں کے لئے خالی نہیں چھوڑا جائے گا۔ انشاء اللہ فتنہ قادیانیت کا بھرپور تعاقب کیا جائے گا۔ آخر میں مولانا قاسمی نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ اس تنظیم کے پروگراموں کو بروئے کار لانے کے لئے ہر قسم کا تعاون کریں۔ حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر تائید کی اور بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے تمام حاضرین کا خصوصاً شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم، فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنی اور مولانا فضل الرحمٰن کا شکریہ ادا کیا۔ جمعیۃ العلماء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی مولانا فضل الرحمٰن ایم این اے نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی فتنہ کے مقابلہ کے لئے جہاں تنظیم کی ضرورت ہے وہاں سیاسی قوت حاصل کرنا بھی ضروری ہے انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے زمانہ میں پاکستان کی پارلیمنٹ کے اندر مفتی محمودؒ کی قیادت میں علماء کرام کا ایک مضبوط گروپ موجود تھا جنہوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لئے پارلیمنٹ میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے علماء کرام سے اپیل کی کہ وہ ختم نبوت جیسے اہم مسئلے پر اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے بتایا کہ اس وقت بنگلہ دیش کے کلیدی سرکاری عہدوں پر قادیانی قبضہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور وہ اپنی سرگرمیاں ملک بھر میں پھیلانے کی کوشش کررہے ہیں۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ پوری توانائی کے ساتھ متحد ہوکر اس فتنہ کا محاسبہ کریں اور یہاں کے مسلمانوں کو بتائیں کہ قادیانیت کا اسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہیں انہوں نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹۷۴ء میں مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس کے موقع پر میں حاضر تھا۔ سب جیکٹ کمیٹی کے ایک رکن کی حیثیت سے میں نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی تجویز پر زور دیا چنانچہ دنیا بھر کے ایک سو چالیس مسلم تنظیموں کے نمائندوں کی موجودگی میں بالاتفاق قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی تجویز پاس ہوئی اس کے بعد شہید شاہ فیصل نے اس مسئلہ کی طرف پوری توجہ دی اور انہی کے مساعی کے نتیجہ میں بہت سے مسلم ممالک میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزی حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کی دعا کے ساتھ پہلی نشست ختم ہوئی۔

۱۰ دسمبر سہ پہر تین بجے حضرت مولانا [illegible] پیر صاحب نارندہ ڈھاکہ کی زیر صدارت دوبارہ اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس میں شیخ الحدیث مولانا عزیز الحق صاحب، مولانا فریدالدین مسعود، مولانا محی الدین خان، مولانا منیر الزمان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا عبدالمجید ندیم نے تقریریں فرمائی۔ مولانا عزیز الحق صاحب نے اپنی تقریر میں تذکرہ تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اس فتنہ کے مقابلہ میں ختم نبوت اندولن

پریشد کی طرف سے جو پروگرام دیا جائے گا ہم اس کی بھرپور اور پرزور تائید کرنے کا یقین دلاتے ہیں۔

مولانا فرید الدین مسعود نے کہا کہ اس فتنہ کے مقابلہ کے لئے بھی بنگلہ زبان میں کتابیں شائع کرنا ہوں گی نیز عوام کو متحد ہو کر اس فتنہ کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ مولانا محی الدین خان نے اپنی تقریر میں اس موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سامراجی طاقتوں کی طرف سے چلائی جانے والی مسلمانوں کے خلاف ایک منظم سازش ہے متحدہ ہندوستان میں سیاسی اغراض کے حصول کے لئے برطانیہ نے قادیانی کذاب مدعی نبوت کو کھڑا کرکے آزادی کی جدوجہد میں پھوٹ ڈالنے کی ناپاک سازش کی تھی مولانا نے فرمایا کہ بنگلہ دیش میں قادیانی، بہائی اور عیسائی مشنری فتنوں کے مقابلہ کے لئے ختم نبوت اندولن پریشد کے نام سے جو تنظیم قائم ہوئی ہے ہر طبقہ کے مسلمانوں کو اس کی پوری تائید کرنا چاہیے۔

مولانا منیر الزمان نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مرزا قادیانی کذاب کے جھوٹے دعوی کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹا ثابت کرکے دنیا والوں کے سامنے ثابت کر دیا کہ خاتم النبیین ﷺ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب و دجال ہے انہوں نے اپنے بیان کے دوران علماء کرام اور نمائندوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ ختم نبوت اندولن پریشد ایک غیر سیاسی خالص دینی تنظیم ہے اس کا واحد مقصد یہ ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی اور متحد ہو کر اس کے لئے تحریک چلائی جائے۔ مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا نے اپنے بیان میں مرزا قادیانی کے دجل و فریب کو قادیانی کتب کے حوالے سے ثابت کیا۔ مولانا سید عبدالمجید ندیم نے اپنے تفصیلی بیان میں عقیدہ ختم نبوت کو واضح الفاظ میں سمجھایا اور جھوٹی نبوت کے دعویدار مرزا قادیانی کے دجل و فریب کو کھول کر ثابت کر دیا اور حاضرین سے وعدہ لیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے متحد ہو کر کام کریں گے۔

۱۰ مئی بروز جمعہ صبح ۹ بجے حضرت مولانا اشرف علی بشونانگلی دامت برکاتہم نائب صدر ختم نبوت اندولن پریشد بنگلہ دیش کی زیر صدارت تیسری نشست شروع ہوئی۔ اس نشست میں ختم نبوت اندولن پریشد بنگلہ دیش کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی نور اللہ نے ختم نبوت اندولن پریشد کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اس تنظیم کا کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے اس کا صرف اور صرف ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا جائے قادیانی اور بہائی دجل و فریب سے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کی جائے۔ اس تنظیم میں ہر جماعت کے مسلمان شامل ہو سکتے ہیں۔ ناظم تنظیم مولانا ظہیر الحق شعبانی، ناظم مولانا عبدالقادر اور حافظ اسماعیل نے ختم نبوت اندولن پریشد کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے تقریریں کیں اس کے علاوہ مختلف اضلاع سے آئے ہوئے نمائندوں نے بھی تقریریں کیں۔

۱۰ مئی بروز جمعہ شام تین بجے سے حضرت مولانا انیس الدین صاحب مدظلہ مہتمم مدرسہ عمرویہ بریسال کی زیر صدارت آخری نشست شروع ہوئی۔ اس اجلاس میں جید شخصیات اکابر علماء کرام نے بیان فرمایا ان میں سے حضرت مولانا شمس الدین قاسمی صدر محترم ختم نبوت اندولن پریشد بنگلہ دیش، ناظم عمومی مفتی نور اللہ، حضرت مولانا سید محمد نور، مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا اور حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم قابل ذکر ہیں۔ اجلاس کے آخیر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر محترم شیخ المشائخ حضرت العلام مولانا خان محمد مدظلہم نے ایک مختصر جامع بیان کے بعد دعا فرمائی۔ دعا میں ہزاروں کی تعداد میں حاضرین زار و قطار رو رہے تھے۔

تحفظ ختم نبوت اندولن کا

نو نکاتی پروگرام

(۱): جن اضلاع میں اب تک شاخیں قائم نہیں ہوئیں ان اضلاع میں شاخیں قائم کی جائیں۔ تمام اپ ضلع (قصبات) اور یونین میں مستقل ترتیب میں شاخ قائم کی جائے نیز ہر یونین سے دو سو ابتدائی رکن اور ہر اپ ضلع (قصبات) کے مرکزی شہر میں پانچ سو ابتدائی رکن اور ہر ضلعی شہر میں ایک ہزار ابتدائی رکن اور ڈویژنل شہر میں تین ہزار اور دارالحکومت ڈھاکہ میں دس ہزار ابتدائی رکن بنائے جائیں۔

(۲): قادیانی اور بہائیوں کے متعلق رائے عامہ ہموار کرنے کی غرض سے ہر مسجد کے امام صاحب سے تبادلہ خیال کرکے مسجد کے مصلیوں کو ان فتنوں پر واقف کرنے کی غرض سے ہر ہر مسجد میں بیان کا انتظام کیا جائے۔ خصوصاً آئمہ کرام سے درخواست کی جائے کہ وہ حضرات جمعہ کے دن اپنے بیان میں ان فتنوں کے متعلق کچھ نہ کچھ بیان کیا کریں۔ علاوہ ازیں واعظین کرام کو ختم نبوت کے موضوع پر اپنے وعظوں میں بیان کرنے کی اپیل کی جائے۔

(۳): مرزائی فتنہ اور بہائی وغیرہ فتنوں کے تعلیم یافتہ طبقہ کے ذہن ہموار کرنے کی غرض سے شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے کتابیں شائع کی جائیں۔

(۴): ملک بھر میں ختم نبوت کے مبلغین تیار کرنے کی غرض سے سال میں دو دفعہ مرکز میں نوجوان علماء، خطباء، آئمہ مساجد اور داعیین کی ٹریننگ کا انتظام کیا جائے۔

(۵): قادیانی اور بہائی کے متعلق معلومات حاصل کرکے مرکزی دفتر کے رجسٹر میں درج کریں اور مرکزی دفتر کو اطلاع دیں نیز جہاں کہیں قادیانی مبلغ پہنچ جائے وہاں ختم نبوت کے مبلغ بھیجنے کا انتظام کیا جائے۔

(۶): دیہاتی علاقوں میں جہاں ابتدائی دینی تعلیم کیلئے مکتب نہیں ہے وہاں مکتب قائم کرنے کا انتظام کیا جائے اور تمام مکاتب کے اساتذہ کرام سے عقیدہ ختم نبوت کا علم بچوں اور بڑوں کو تعلیم دینے کا انتظام کیا جائے۔

(۷): ضلع، اپ ضلع (قصبہ) اور یونین کمیٹی ماہانہ کمیٹی کے اجلاس منعقد کرکے اپنی اپنی کمیٹی کی کارروائی کا جائزہ لے گی نیز آئندہ ماہ کے پروگرام بنا کر بروئے کار لانے کی ہر ممکن کوشش کرتی رہے گی۔

(۸): جن علاقوں میں قادیانی یا بہائی موجود ہیں وہاں ایسا ماحول پیدا کرنے کی سعی کرنی ہوگی کہ مسلمان ان مرتدوں سے ہر معاملات میں مکمل بائیکاٹ کر سکے۔

(۹): مرکز میں نیز ہر ہر ضلع میں غریب نادار اور یتیموں کی امداد و تعاون کے لئے "بیت المال" کے نام سے ایک فنڈ قائم کیا جائے۔

بنگلہ دیش میں صدائے ختمِ نبوّت کی گونج

عالمی مجلس کے راہنماؤں کا دورۂ بنگلہ دیش

علماء اور عوام میں زبردست بیداری

سابقہ مشرقی پاکستان کی پاکستان سے علیحدگی اور بنگلہ دیش بننے کے بعد تحریک تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں ماند پڑ گئی تھیں لیکن پھر بھی علماء بنگلہ دیش نے ختم نبوت مشن کو کسی نہ کسی شکل میں زندہ رکھا۔ حالیہ برسوں میں اس تحریک میں مزید شدت پیدا ہو گئی۔ قادیانیوں کی اشتعال انگیز کارروائیوں میں جوں جوں اضافہ ہوتا چلا گیا، علمائے کرام نے محسوس کیا کہ اب خاموش رہنے کا وقت نہیں۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو بھی محسوس کیا کہ اگر قادیانیوں کے لیے یونہی کھلا میدان چھوڑ دیا گیا تو لوگوں کا ایمان خطرہ میں پڑ جائے گا۔ چنانچہ مختلف اوقات میں مختلف حضرات نے ختم نبوت کے سلسلے میں اپنا کردار ادا کیا۔ پچھلے چند برسوں میں ختم نبوت کے بڑے بڑے جلسے منعقد کیے گئے۔ برہمن باڑیہ کے علاقے میں تقریباً ایک سو سے زائد لوگوں نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا اور اس کے نتیجہ میں کچھ قادیانی عبادت گاہیں مسلمانوں کے قبضے میں آ گئیں۔ جس سے قادیانیوں میں کھلبلی طاری ہو گئی۔ قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے برہمن باڑیہ کی صورتحال پر اپنے خطبہ میں تبصرہ کرتے ہوئے ان مسلمانوں کو جو قادیانیت سے مسلمان ہوئے تھے "مرتد" قرار دیا تھا۔

۱۲/۱۴ مئی ۱۹۹۰ء کو ڈھاکہ میں "ختم نبوت اندولن پریشد بنگلہ دیش" کے زیر اہتمام ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ یہ سیمینار دراصل علمائے کرام اور کارکنوں کا جوڑ تھا جو بنگلہ دیش کے مختلف اضلاع سے آئے تھے اور وہاں انہوں نے اپنے اپنے اضلاع میں "ختم نبوت اندولن پریشد" کے یونٹ قائم کر رکھے تھے۔ اس سیمینار میں شرکت کے لیے بھارت سے فدائے ملت حضرت مولانا اسعد مدنی مدظلہ، پاکستان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خان محمد مدظلہ، جمعیت علمائے اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمن، مولانا عبدالمجید ندیم، ایڈیٹر ختم نبوت انٹرنیشنل مولانا عبدالرحمن باوا، جامعہ علوم اسلامیہ کراچی مولانا محمد بنوری کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔

پروگرام کے مطابق پاکستان سے ۱۳ مئی کو مولانا فضل الرحمن اور مولانا محمد بنوری سب سے پہلے تشریف لائے جبکہ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا عبدالمجید ندیم، مولانا عبدالرحمن باوا ۱۵ مئی کو تشریف لائے اور ادھر بھارت سے مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ بھی سیمینار میں شرکت کے لیے تشریف لے آئے۔ ۱۷ مئی کو صبح ۸ بجے پہلے سیشن کا آغاز ہوا اور ظہر تک جاری رہا اور ۳ بجے دوسرا اجلاس شروع اور رات عشاء تک جاری رہا۔ اسی طرح ۱۸ مئی کو اس کے دو اجلاس اور آخری اجلاس حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کی دعا پر ختم ہوا۔

۱۹ مئی کو چاٹگام میں قائم ختم نبوت اندولن پریشد کے رہنماؤں کا اصرار تھا کہ چاٹگام میں بھی ایک مختصر پروگرام رکھا جائے۔ پس چنانچہ ڈھاکہ سے مولانا عبدالمجید ندیم، مولانا محمد بنوری، مولانا عبدالرحمن باوا اور "ختم نبوت اندولن پریشد" بنگلہ دیش کے مرکزی صدر مولانا شمس الدین قاسمی بذریعہ طیارہ صبح سویرے روانہ ہو گئے۔ چاٹگام ایئرپورٹ پر ان مہمانوں کے استقبال کے لیے بڑی تعداد میں علمائے کرام موجود تھے۔

شام ۴ بجے جامعہ مسجد اندر قلعہ چاٹگام میں ایک جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا جو قبل عشاء تک جاری رہا۔ مہمان علمائے کرام کے علاوہ چاٹگام کے علمائے کرام نے بھی تقریریں کیں۔

۲۰ مئی کو صبح مولانا عبدالمجید ندیم اور مولانا محمد بنوری ڈھاکہ تشریف لے گئے لیکن ایڈیٹر ختم نبوت انٹرنیشنل مولانا عبدالرحمن باوا کو مزید ۲ دن کے لیے روک دیا گیا۔ انہوں نے چاٹگام کے قیام کے دوران ناظر ہاٹ، ہاٹھزاری، بابو نگر، نانوپور، پٹیہ اور چاٹگام شہر کے دیگر مدارس میں خطاب کیا اور علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں۔ ۲۲ مئی کو رات ٹرین کے ذریعہ ڈھاکہ روانہ ہوئے۔ ۲۱ مئی کو مولانا عبدالمجید ندیم اور مولانا محمد بنوری ڈھاکہ سے واپس کراچی تشریف لے گئے جبکہ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ ۲۲ مئی کی پرواز سے شام کو روانہ ہو گئے۔ واضح رہے کہ ڈھاکہ میں شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کے سلسلہ بیعت سے تعلق رکھنے والے بہت احباب موجود ہیں اور ڈھاکہ میں خانقاہ سراجیہ بھی قائم ہے۔ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کے دوران قیام ان سے تعلق رکھنے والے مستفیض ہوتے رہے۔ مولانا فضل الرحمن اور حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم کی واپسی ۱۷ مئی کو ہو گئی تھی۔

۲۲ مئی سے ۳۰ مئی تک ایڈیٹر ختم نبوت مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا کا قیام ڈھاکہ میں رہا۔ انہوں نے اپنے قیام کے دوران جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور میں طلباء سے دو گھنٹہ تک ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے روایتی انداز میں تقریر کرنے کے بجائے طلباء کو عقیدہ ختم نبوت، حیات نزول مسیح کو قرآن و حدیث اور قادیانیت کے دجل و فریب کو ان کی اپنی کتابوں کے حوالوں سے ثابت کیا۔ طلباء نے کاپیوں میں ان کی باتوں کو نوٹ کیا۔ اس کے علاوہ مولانا عبدالرحمن باوا نے ڈھاکہ میں مختلف دینی اداروں کا دورہ کیا اور وہاں علمائے کرام سے ملاقاتیں کرنے کے علاوہ خطاب بھی کیا۔ گویا انہوں نے اپنے بنگلہ دیش کے قیام کے دوران مصروف دن گزارے۔ اس طرح ایک بار پھر ختم نبوت کی صدا بنگلہ دیش میں گونجنے لگی۔

چاٹگام میں جلسۂ ختم نبوت

بنگلہ دیش کے مسلمان قادیانی اشتعال انگیزی برداشت نہیں کریں گے

مولانا شمس الدین قاسمی

ختم نبوت کا مسئلہ خالصتاً ایک مذہبی مسئلہ ہے

عبدالرحمٰن باوا

ختم نبوت انٹرنیشنل پریشد چاٹگام بنگلہ دیش کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۹۰ء کو جامع مسجد اندر قلعہ چاٹگام میں قبل عصر تا عشاء ایک جلسہ ختم نبوت کا انعقاد کیا گیا اگرچہ یہ کسی مختصر نوٹس پر منعقد کیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود بڑی تعداد میں چاٹگام کے مسلمانوں نے شرکت کی۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عبدالرحمٰن باوا نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ خالصتاً ایک مذہبی اور دینی مسئلہ ہے اور یہ مسئلہ صرف پاکستان کے مسلمانوں کا مسئلہ نہیں بلکہ اس مسئلہ کا تعلق پوری امت محمدیہ سے ہے۔ انہوں نے چاٹگام کے مسلمانوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ وہ قادیانیت جیسے اسلام دشمن گروہ کی چالوں سے ہوشیار رہیں۔ انہوں نے قادیانیوں کے کفریہ عقائد کو ان کی اپنی کتابوں کے حوالے سے ثابت کیا۔ ختم نبوت انٹرنیشنل پریشد بنگلہ دیش کے مرکزی صدر مولانا شمس الدین قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت عالم اسلام کے لیے ایک ناسور ہے۔ قادیانیوں نے بنگلہ دیش کے بھولے بھالے مسلمانوں کو مرتد بنانے کا منصوبہ بنایا ہم اسے ان شاء اللہ ناکام بنا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے دجل و فریب سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کے لیے ختم نبوت انٹرنیشنل پریشد بنگلہ دیش کے نام سے ایک تنظیم قائم کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے بنگلہ دیش میں تحریف شدہ قرآن مجید کے بنگلہ زبان میں ترجمے کے نسخے بڑی تعداد میں تقسیم کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس سے مسلمانوں میں سخت اشتعال پایا جاتا ہے۔ مسلمانان بنگلہ دیش قادیانیوں کی اس شرانگیزی کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ مولانا عبدالمجید ندیم نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اس عقیدہ کا تحفظ کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس جلسے سے چاٹگام کے متعدد علماء کرام کے علاوہ پاکستان سے آئے ہوئے۔ مولانا محمد بنوری نے بھی خطاب کیا۔

بین الاقوامی ختم نبوت سیمنار کی

قراردادیں وتجاویز

(۱) ۱۹۷۴ء میں مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے منعقدہ اجلاس جس میں دنیا بھر سے ۱۴۰ اسلامی تنظیموں کے نمائندے اور دنیا کے مشاہیر علماء کرام موجود تھے جن کی موجودگی میں متفقہ تجویز کے مطابق قادیانیوں کے دونوں گروپوں کو غیر مسلم مرتد کافر قرار دیا گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان، ملائیشیا، سعودی عرب، مصر، شام، اور عراق وغیرہ ممالک میں قادیانیوں کو سرکاری طور پر غیر مسلم مرتد قرار دیا گیا ہے اسی بنا پر بنگلہ دیش میں بھی قادیانی اور بہائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا پرزور مطالبہ کرتا ہے۔

(۲): حال میں قادیانیوں نے بنگلہ زبان میں قرآن کریم کے ایک تفسیر باہر سے چھپوا کر لاکھوں کی تعداد میں متعدد اداروں میں مفت تقسیم کی ہے جو سراسر غلط اور تحریف شدہ تفسیر ہے۔ اس کی تمام کاپیوں کو بحق حکومت ضبط کرنے کا یہ اجتماع پرزور مطالبہ کرتا ہے اگر حکومت اس کے ضبط کرنے میں تساہل برتے اور اس سے ملک بھر میں ہنگامہ برپا ہو جائے تو اس کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔

(۳) قادیانی، بہائی اور عیسائی مشنریوں کی تردید اور عملی مقابلہ کے مقصد کے پیش نظر ختم نبوت انٹرنیشنل پریشد بنگلہ دیش کے نام جو غیر سیاسی تنظیم وجود میں آئی ہے اب تک جس کی بجائے ضلعوں میں شاخیں قائم ہو گئیں اس کی دامے، درمے، سخنے، قدمے الغرض ہر قسم کا تعاون کرنے کے لیے ملک کے تمام مسلمانوں سے یہ اجتماع پرزور اپیل کرتا ہے۔

(۱) صحابہ کرام کے عہد مبارک سے آج تک دنیا بھر کے مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جناب رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ آپ کے بعد جو کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب دجال اور مرتد واجب القتل ہے۔ یہ اسلام کے بنیادی عقائد اور ضروریات دین میں سے ہے۔ چونکہ مرزا غلام قادیانی دشمن اسلام کے اس بنیادی عقیدہ کا انکار کر کے نبوت کا دعویٰ کیا ہے لہٰذا وہ مسلمانوں کے متفقہ فتویٰ کے مطابق کافر و مرتد ہے نیز اس کو نبی ماننے والے بھی کافر و مرتد ہیں اور بہائی بھی ایران کے بہاء اللہ کو نبی مانتے ہیں لہٰذا وہ بھی کافر و مرتد ہیں۔ بنا بریں اس کانفرنس کا مطالبہ ہے کہ قادیانی اور بہائی کو دوسرے ممالک اسلامیہ کی طرح بنگلہ دیش میں بھی کافر غیر مسلم قرار دیا جائے۔

(۲): اسلامی اصطلاحات جیسے اذان الصلوٰۃ اور مسجد وغیرہ کے استعمال ان کے لیے ممنوع قرار دینے کے لیے یہ اجتماع پرزور مطالبہ کرتا ہے۔

(۳): سامراجیوں کے دائمی ایجنٹ قادیانیوں کو ملک دشمن

کی حفاظت کے لیے تمام اہم عہدوں سے بالکل ہٹا دینے کیلئے یہ اجلاس حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہے۔

(۴): قرآن کریم کا صاف اعلان ہے کہ کوئی کافر یا مشرک حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکتا ہے اس کے باوجود ہمارے ملک سے قادیانی غیر مسلم کو حج و عمرہ کرنے کی اجازت ہے اس لیے اس اجتماع کا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کے لیے حج و عمرہ قانوناً ممنوع قرار دیا جائے۔

پھر بعد المغرب کافی وقت گزرنے پر صدر محترم مولانا نظر امام صاحب اپنی ذاتی ضرورت کی بنا پر باہر تشریف لے جانے کے بعد حضرت مولانا شیخ عبدالحلیم مدظلہ مہتمم علماء بازار رنین کے زیر صدارت نشست دوم اختتام کو پہنچی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر محترم حضرۃ العلام خان محمد زید مجدہ کی دعا کیساتھ یہ نشست بھی ختم ہوئی۔

مری روڈ کے مرزائی اڈے سے مینار اور لائبریری سے تختی ہٹائی جائے

مولانا احسان دانش پر قاتلانہ حملہ کے قادیانی ملزموں کو گرفتار کیا جائے۔ علماء کا بیان

مولانا احسان احمد دانش مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی پر قاتلانہ حملے کے خلاف راولپنڈی اسلام آباد کے علماء کرام مولانا محمد عبداللہ رکن مرکزی مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اسلام آباد، مولانا قاری محمد احسان اللہ اسلام آباد، مولانا عبدالرؤف الازہری سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا عبدالواحد راولپنڈی، مولانا عبدالمجید ہزاروی، مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا عبدالستار توحیدی، مولانا قاری عبدالمالک، مولانا قاری محبوب الرحمٰن، مولانا قاری محمد یونس ہزاروی، مولانا عبدالحکیم، مولانا قاری محمد یونس چشتی ایم اے، مولانا عبدالحنان اختر، مولانا قاری مختار احمد اور دیگر علماء کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ علماء کرام نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ مولانا احسان احمد دانش پر قاتلانہ حملہ کے ذمہ دار قادیانی عناصر اور ان کے سرپرست محمد انور فیاض اسسٹنٹ کارپوریشن پنڈوڑہ کو فی الفور گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی بھی بدبخت کو قادیانی کو علماء کرام اور مسلمانوں کی جان سے کھیلنے کی ناپاک جسارت نہ ہو سکے۔ ان علماء کرام نے کہا کہ مولانا موصوف پر قادیانی غنڈہ عناصر کا قاتلانہ حملہ ایک سوچی سمجھی اور ملک میں امن عامہ کی صورتحال کو خراب کرنے کی ناپاک سازش ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اس سے قبل رمضان المبارک میں بھی قادیانیوں نے علی الصبح دفتر ختم نبوت اور مولانا احسان احمد دانش پر حملہ کیا تھا جس میں مولانا بال بال بچ گئے جس کی اطلاع مقامی انتظامیہ کو دی گئی۔ مگر انہوں نے سرد مہری سے کام لیا قادیانی غنڈوں کو کچھ نہ کہا اس سے ان کے حوصلے بلند ہو گئے اور مولانا موصوف پر دوبارہ حملہ کر دیا گیا۔ اگر اس وقت قادیانیوں کو گرفتار کیا جاتا تو ان کو یہ جرأت نہ ہوتی۔ علماء کرام نے مطالبہ کیا کہ قادیانی عبادت گاہ مری روڈ سے مینار اور احمدیہ لائبریری کی تختی اتروائی جائے ورنہ ختم نبوت کے کارکن خود میناروں کو مسمار اور تختی کو توڑ دیں گے۔ اور حالات کی تمام تر ذمہ داری قادیانیوں پر عائد ہوگی۔

مولانا احسان دانش پر قاتلانہ حملہ راولپنڈی اور اسلام آباد کے علماء کرام کا نمائندہ اجتماع ملزموں کو جلد گرفتار کرنے کا مطالبہ

راولپنڈی اسلام آباد کے علماء کرام کا ایک نمائندہ اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں مولانا عبدالستار توحیدی، مولانا قاری محمد امین، مولانا عبدالواحد، مولانا قاری زر ین احمد، مولانا عبدالحکیم اصغر خان، مولانا عبدالحنان اختر، مولانا قاری محبوب الرحمٰن، مولانا محمد صادق ہاشمی، مولانا عبدالغفار رپنڈوڑہ، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالواحد کوٹھ، مولانا محمد اسحٰق اسلام آباد، مولانا عبدالرؤف الازہری، صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ، مولانا محمد عبداللہ اسلام آباد، صوفی محمد سرور ملتان کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی۔ اجلاس میں طے پایا کہ راولپنڈی اسلام آباد میں آئندہ جمعہ کو یوم احتجاج منایا جائے اور مولانا احسان احمد دانش کے قاتلانہ حملے کے قادیانی مجرموں کو فی الفور گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے۔ ان رہنماؤں نے مقامی پولیس کی سرد مہری کو قابل تشویش قرار دیتے ہوئے کہا کہ تین دن گزرنے کے باوجود آج تک مولانا احسان احمد دانش کے قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو گرفتار نہ کرنا ختم نبوت سے غداری ہے۔ طے پایا کہ ایک وفد مولانا عبدالستار توحیدی کی قیادت میں انتظامیہ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر ڈی آئی جی اور ایس ایس پی سے ملاقات کر کے مولانا محمد احسان دانش پر قاتلانہ حملے کے ملزموں کو جلد از جلد گرفتار کرنے، مقامی پولیس کی قادیانیوں سے نرمی کے بارے میں بات چیت کرنے، قادیانی عبادت گاہ سے مینار ہٹانے اور احمدیہ لائبریری کی تختی ہٹانے کا مطالبہ کرے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے خزانچی مولانا اللہ وسایا صاحب نے ملک بھر کے علماء کرام کو مولانا احسان احمد دانش پر قاتلانہ حملے کی تفصیلات بتائیں اور پورے ملک کے قادیانیوں کے خلاف احتجاج کیا جائے گا۔ جمعۃ المبارک کو اسلام آباد اور پنڈی میں قراردادیں پیش کی جائیں گی اور مولانا موصوف پر حملہ کی پرزور مذمت کی جائے۔ آخر میں طے پایا کہ اگر ملزموں کو جلد گرفتار نہ کیا گیا تو پورے ملک میں احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے اور قادیانیوں کی مری روڈ عبادت گاہ کا گھیراؤ کیا جائے گا۔ مینار اور تختی مجاہدین ختم نبوت خود گرا دیں گے۔

جامع مسجد پنڈوڑہ میں احتجاجی جلسہ، مولانا عبدالرؤف الازہری اور دوسرے علماء کرام کا جلسہ سے خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا عبدالرؤف الازہری نے جامع مسجد عثمانی پنڈوڑہ میں احتجاجی جلسہ جو مولانا احسان احمد دانش پر قادیانی غنڈوں کے قاتلانہ حملے کے خلاف منعقد کیا گیا تھا سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قادیانی

استعمار اور یہودیوں کے ایجنٹ ہیں اور اپنے آقاؤں کے اشارے پر ملک کے امن و امان کو تہہ و بالا کرنے کی ناپاک سازشیں کر رہے ہیں اسی سازش کی ایک کڑی مولانا احسان دانش پر بزدلانہ قاتلانہ حملہ ہے جس کی سرپرستی بدنام زمانہ انور قادیانی فیاض اسٹیٹ ہتھکنڈہ کر کے جنگ جیسے حالات پیدا کرنا چاہتا ہے جس نے کارکنان ختم نبوت اور مولانا احسان احمد دانش کو کئی مرتبہ دھمکی دی ہے۔ مولانا عبدالرؤف الازہری نے واشگاف الفاظ میں انور قادیانی کو للکارا کہ اگر اب تو نے مولانا احسان دانش یا ختم نبوت کے کسی کارکن کے خلاف زبان درازی کی تو زبان گدی سے نکال دی جائے گی۔ اور مولانا نے خبردار کیا کہ اب اگر انور جیسے بدبخت نے کوئی ناروا حرکت کی تو ملک کے مٹھی بھر قادیانیوں کا حشر ایسا کیا جائے گا جیسا ابدیہ والے آوارہ کتوں کا کیا کرتے ہیں۔ مولانا نے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے انتظامیہ کو بھی جھنجھوڑا کہ تمہاری سرد مہری کی وجہ سے اک کی قبل از گرفتاری ضمانت ہوئی اور رات پھر چند غنڈوں کو لے کر کارکنان ختم نبوت کو گھورتا رہا۔ مولانا نے کہا اگر العیاذ باللہ کسی کارکن کو گھورا تو تیری آنکھیں پھوڑ دی جائیں گی۔ آخر میں قاری محبوب الرحمٰن خطیب جامع مسجد عثمانی نے انتظامیہ کو خبردار کیا کہ انور قادیانی نے یہاں غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا ہے جس سے علاقہ میں بے چینی پائی جاتی ہے جس کو ختم کرنا انتظامیہ کی ذمہ داری ہے اگر انتظامیہ نے اس کا نوٹس نہ لیا تو تمام تر ذمہ داری انتظامیہ اور قادیانیوں پر ہوگی۔ ایک قرارداد میں حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ مولانا احسان احمد دانش کے قاتلانہ حملے میں ملوث قادیانی اور ان کے سرپرست انور قادیانی کو عبرتناک سزا دی جائے۔ مولانا احسان احمد دانش کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کی گئی۔

مبلغ ختم نبوت راولپنڈی مولانا احسان دانش پر قادیانی غنڈوں کا حملہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا احسان احمد دانش علی الصبح کو کثرت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کو ریلوے اسٹیشن راولپنڈی سے لینے کے لیے دفتر سے باہر نکلے تو چند غنڈہ عناصر نے جو کہ چاقوؤں سے مسلح تھے اُن پر حملہ کر دیا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے انہیں سول ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا واضح رہے کہ ان غنڈہ عناصر قادیانی نے پہلے بھی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی پر اینٹوں اور پتھروں سے حملہ کیا تھا جس سے مولانا موصوف بال بال بچ گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد، راولپنڈی کے رہنما دیں ختم نبوت یوتھ فورس فیڈریشن میڈیکل کالج، جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ طلباء اسلام، انجمن سپاہ صحابہؓ، انجمن نوجوانان اہلسنت جمعیۃ اشاعت التوحید و سنت، تنظیم اہلسنت والجماعت کے رہنماؤں نے مولانا احسان احمد دانش پر قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کی ہے۔

معذرت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت امریکہ کے زیر اہتمام ۸/۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ہولی ڈے ان شکاگو جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس میں دیوبند سے حضرت مولانا محمد نعیم صاحب نے بھی شرکت کی تھی اور انہوں نے "ختم نبوت اور حجیت حدیث" کے موضوع پر ایک مقالہ بھی پڑھا تھا۔ ختم نبوت انٹرنیشنل جلد ۸ شمارہ ۳۶ میں مذکورہ کانفرنس کی جو رپورٹ شائع ہوئی تھی مولانا موصوف کا نام سہواً رہ گیا لہٰذا ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔

"ادارہ"

بقیہ: مشاہدات و تاثرات

ہم اپنے اپنے دائرہ کار اور دائرہ احباب میں ہفت روزہ ختم نبوت کو پھیلائیں اور دیگر لٹریچر تقسیم کریں اور قادیانیت ایسے فتنہ کی ظلمت و تاریکی کے خلاف جہاد میں عملی حصہ لیں اللہ تعالیٰ ہمارے حامی و ناصر ہوں۔

بقیہ: مسئلہ ختم نبوت

فَشُحِهَا وَالْخِتَامُ وَالْخَاتَمُ كُلُّهُ بِمَعْنَى وَالْجَمْعُ الْخَوَاتِيمُ وَخَاتِمَةُ الشَّيْءِ اٰخِرُهُ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

ترجمہ: اور خاتم اور خاتام تاء کے زیر اور زبر دونوں سے اور ایسے ہی ختام اور خاتام سب کے معنی ایک ہیں۔ اور جمع خواتیم آتی ہے اور خاتمہ کے معنی آخر کے ہیں اور اسی معنی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء علیہم السلام کہا جاتا ہے۔

اس میں بھی یہ تصریح کر دی گئی ہے کہ خاتم اور خاتم بالکسر اور بالفتح دونوں کے ایک معنی ہیں یعنی آخر قوم۔

منتہی الادب

میں لفظ خاتم کے متعلق لکھا ہے:۔

"خاتم کصاحب مُہر و انگشتری و آخر ہر چیزے و پایان آں و آخر قوم و خاتم بالفتح مثلہ و محمد خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین۔

صراح

میں ہے:۔

خَاتِمَةُ الشَّيْءِ اٰخِرُهُ وَمُحَمَّدٌ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ بِالْفَتْحِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

ترجمہ: خاتمہ شے کے معنی آخر شے کے ہیں اور اسی معنی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔

لغت عرب کے غیر محدود دفتر میں سے یہ چند اقوال ائمہ لغت اور بطور نمونہ از خروارے پیش کیے گئے ہیں جن سے انشاءاللہ تعالیٰ ناظرین کو یقین ہو گیا ہوگا کہ از روئے لغت عرب آیت مذکورہ میں خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتے اور لفظ خاتم کے معنی آیت میں آخر اور ختم کرنے والے کے سوا کچھ نہیں ہو سکتے

یہاں تک بحمد اللہ یہ بات روشن ہو چکی ہے کہ آیت مذکورہ میں خاتم بالفتح اور بالکسر کے حقیقی معنی صرف دو ہو سکتے ہیں اور اگر بالفرض مجازی معنی بھی لیے جائیں تو اگرچہ اس جگہ حقیقی معنی کے درست ہوتے ہوئے اس کی ضرورت نہیں لیکن بالفرض اگر ہوں تب بھی خاتم کے معنی مُہر کے ہوں گے، جیسا کہ خود مرزا صاحب قادیانی "حقیقۃ الوحی" حاشیہ صفحہ ۹۷ میں تصریح کرتے ہیں اور اس وقت آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ آپ انبیاء پر مہر کرنے والے ہیں، جس کا خلاصہ بھی پہلے معنی کے علاوہ کچھ نہیں، کیونکہ محاورہ میں کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے فلاں چیز پر مہر کر دی یعنی اب اس میں کوئی چیز داخل نہیں ہو سکتی قرآن عزیز میں فرمایا ہے

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

(البقرہ ع ۱)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی یعنی اب کوئی خیر کی چیز داخل نہیں ہوتی

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

مرشد العلماء حضرۃ مولانا خان محمد مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجیے

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے۔
- یہ تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
- تبلیغ و اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- اندرون و بیرون ملک ۵۰ مبلغ، ۵۰ دفاتر و مراکز، ۱۲ دینی مدارس بیک وقت مصروف عمل ہیں۔
- لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں۔
- صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں وہاں دو مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
- ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں، جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
- ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر جاتے ہیں۔
- اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے دو راہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا وہاں اب مرکز بنانے کا منصوبہ ہے۔

یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اپنے حُبِّ رسول ﷺ کا ثبوت دیں۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان شہر
فون نمبر: ۷۶۳۳۸

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش
کراچی —— فون نمبر: ۷۱۱۶۷۱

مسائل قربانی

صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر: بکرا، بکری ایک سال، گائے، بیل، بھینس، بھینسا دو سال، اونٹ، اونٹنی پانچ سال۔ البتہ بھیڑ، مینڈھا، دنبہ، دنبی چھ ماہ کا جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو۔ اگر ایک سال کے بھیڑ دنبوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

- قربانی کا جانور بے عیب ہو۔
- خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔
- کان قدرتاً بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے
- پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔
- سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔
- پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے، قربانی جائز نہیں۔
- جانور اندھا، کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔
- جانور کے ابتدا ابھی دانت نہ ہوں تو قربانی جائز نہیں
- جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے تو قربانی جائز نہیں
- لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو، یا چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو، قربانی جائز نہیں۔
- گائے، بھینس، اونٹ میں سات آدمی حصہ دار ہو سکتے ہیں اگر کوئی اکیلا کرے تو بھی جائز ہے۔
- سُنّت ہے جب جانور ذبح کرنے لگے روبقبلہ لٹائے تو یہ دعا پڑھے:

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ

مسائل قربانی

- اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ وَخَلِيلِكَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

- قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، اندازہ سے تقسیم جائز نہیں۔
- حصہ دار سب مسلمان ہوں اگر قادیانی یا لاہوری مرزائی حصہ دار ہو گا تو سب کی قربانی نہ ہو گی۔
- مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لیے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا، یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا، تو اس کا کھانا حرام ہو گا۔
- قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کے عوض دینا جائز نہیں۔
- قربانی کے جانور کی رسی، زنجیر وغیرہ صدقہ میں دینی چاہیے۔
- ذی الحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک مقیم لوگوں کے لیے با جماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ایک دفعہ درج ذیل تکبیرات کہنا واجب ہے اگر امام بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر شروع کر دیں۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

- یکم ذی الحجہ سے لیکر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرائے تاکہ حج کرنے والوں کیساتھ مشابہت ہو جائے۔
- نماز عید کے لیے گھر سے نکلیں تو مذکورہ بالا تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں۔
- ایک راستے سے جائیں دوسرے سے آئیں۔